تمباکو نوشی

تالیف وپیشکش

الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ الخبر (سعودی عرب)

ترتیب وتبییض:

حافظ ارشاد الحق صاحب

فاضل مدینہ یونیورسٹی

متحدہ عرب امارات

نشر وتوزیع مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ (سیالکوٹ)

تمباکو نوشی

شریعت اسلامیہ کی نظر میں

تالیف وپیشکش

الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر

وداعیہ متعاون مراکز الدعوہ والارشاد

الدمام (سعودی عرب)

ترتیب وتبییض ــــــ **غلام مصطفٰے فاروق**

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت

ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ، سیالکوٹ (پاکستان)

0300-6439897



نام کتاب ________ تمباکو نوشی

تالیف و پیشکش ________ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترتیب و تبییض ________ غلام مصطفٰے فاروق

طبع اول ________ جنوری 2004

پاکستان میں ملنے کے پتے

لاہور
- **مکتبہ سلفیہ**، شیش محل روڈ **7237184**
- **اسلامی اکیڈمی** 17 اردو بازار **7357587**
- **مکتبہ قدوسیہ** اردو بازار **7351524**
- **کتاب سرائے** فرسٹ فلور الحمد مارکیٹ اردو بازار **7320318**
- **مکتبہ اصحاب الحدیث** مچھلی منڈی اردو بازار **7321823**

گوجرانوالہ
- **مدینہ کتاب گھر** اردو بازار **219791** ☆ **والی کتاب گھر** اردو بازار

ملتان
- **فاروق کتب خانہ** بیرون بوہڑ گیٹ **541809**

اسلام آباد
- **دارالعلم** 699 آبپارہ مارکیٹ

راولپنڈی
- **تنظیم الدعوہ الی القرآن والسنہ**، گوالمنڈی

سیالکوٹ
- **الفرقان اسلامک بک سنٹر** بانو بازار ☆ **گلزار بک ڈپو** اردو بازار

ڈسکہ
- **شمس الھدیٰ کیسٹ ہاؤس** وڈالہ روڈ نزد کچہری چوک
- **دار الحسنیٰ، العصر پرنٹرز** سمبڑیال روڈ ڈسکہ

کراچی
- **مکتبہ اھلحدیث ٹرسٹ** کوٹ روڈ، کراچی
- **مکتبہ ایوبیہ** محمدی مسجد، محمد بن قاسم روڈ

ہندوستان میں ملنے کے پتے

- **توحید پبلی کیشنز** ایس۔ آر۔ کے گارڈن بنگلور **6650618**
- **چار مینار بک سنٹر** چار مینار روڈ شیواجی نگر بنگلور **560051** ⊛ **میسور 492129**

Contact:E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com

کمپوزنگ: **حافظ عابد الٰہی** ۔ مدرس جامعہ شمس الھدیٰ ڈسکہ **0300-6456033**

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم از مولف

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ...... اَمَّا بَعْدُ !

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گناہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

① صغیرہ

جو کہ وضو کرنے، نماز با جماعت ادا کرنے اور عرفہ اور عاشورہ کا روزہ رکھنے جیسے اعمال صالحہ سر انجام دینے سے جھڑتے رہتے ہیں۔ جنہیں قرآن کریم نے ''اللَّمَمْ'' کہا ہے۔

② کبیرہ

جو کہ توبہ تائب ہوئے بغیر ختم نہیں ہوتے اور ان کا ارتکاب کرنے والوں پر شرعی حد (قتل، رجم، کوڑے) وعید شدید اور اللہ کی لعنت و غضب کا تذکرہ کتاب و سنت میں آیا ہے اور انہیں قرآن کریم نے ''الکبائر'' سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ سورہ نساء میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾ (۱)

''اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے باز رہو، جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔''

اور سورہ نجم میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (۲)

''وہ (ایسے لوگ ہیں) جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے باز رہتے ہیں البتہ صغیرہ گناہ (ان سے ہو جاتے ہیں) بے شک تمہارا پروردگار بڑی وسیع مغفرت والا ہے۔''

سلف صالحین امت میں سے بعض کبار اہل علم نے ''کبائر'' کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں سے ایک تو ''الزواجر عن اقتراف الکبائر'' علامہ ابن ہیثمی رحمہ اللہ کی ہے۔ اس میں موصوف نے چار سو اڑسٹھ (۴۶۸) کبیرہ گناہوں کا تعارف کروایا ہے جب کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ''الکبائر'' نامی اپنی معروف کتاب میں ستر (۷۰) کبائر ذکر کئے ہیں۔ اسی طرح الکبائر کے موضوع پر ہی علامہ ابن نحاس رحمہ اللہ کی کتاب ''تنبیہ الغافلین'' بھی بڑی جامع ہے۔

جس میں عام کبائر کے علاوہ انہوں نے بدعات و منکرات اور بدعادات کا بھی تذکرہ کر دیا ہے۔ ایسے ہی شیخ محمد بن عبدالوہاب التمیمی نے بھی ''کتاب الکبائر'' لکھی ہے جو اپنے موضوع کی مختصر ترین کتاب ہے جبکہ حال ہی میں ہمارے معاصرین

---

(۱) النساء: ۳۱ (۲) النجم: ۳۲

علماء کرام میں سے علامہ احمد ابن حجر آل بوطامی (قاضی شرعی حکومت قطر) کی کتاب ''تطهير المجتمعات من ارجاس الموبقات'' بھی چھپ گئی ہے۔

جو کہ ''تطویل مُمل اور تلخیص مُخل'' جیسے عیوب سے منزہ، انتہائی جامع و مانع تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے اسی (۸۰) کبیرہ گناہوں کے بارے میں ضروری تفصیلات درج کی ہیں۔ اس اور پہلی کتابوں میں سے بھی بعض کا اردو ترجمہ بھی جامعہ سلفیہ بنارس اور الدار السلفیہ بمبئی سے چھپ کر بازار میں آ چکا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران ام القیوین ریڈیو کی اردو سروس سے روزانہ ریڈیو کے پروگرام ''دین و دنیا'' میں ہم نے ''کبائر'' کو یکے بعد دیگرے اور مختلف مواقع پر ذکر کرنا شروع کیا تو ان میں سے ستر (۷۰) کے قریب معروف کبائر کے بارے میں اپنے سننے والوں کو معلومات مہیا کیں جن میں سے ایک ''شراب'' بھی تھی۔ اس کے ضمن میں ہی بہت سی دوسری منشیات کا ذکر آ گیا جن میں سے ایک یہ تمباکو نوشی بھی ہے جس کے روحانی و جسمانی اور مادی نقصانات و مضرات پیش خدمت ہیں۔

پھر جب بعض مخلص حضرات نے ریڈیو پروگراموں کو کتابی شکل میں چھاپنے کا مشورہ دیا تو ضروری تھا کہ انہیں نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں یہ بات طے ہوگئی کہ سب سے پہلے عقیدہ و ایمانیات، اخلاص عمل و ریاکاری، اتباع و موافقت سنت و بدعات اور رزق حلال جیسے بنیادی موضوعات کو شائع کیا جائے جو کہ عمل کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں لہٰذا ''قبولیت عمل کی شرائط'' کے نام سے پہلا مجموعہ شائع ہو چکا ہے اور اس میں تین ''شرائط'' آ گئی ہیں اور انہی کے ضمن میں کتنے ہی ''کبائر'' کا تذکرہ بھی ہو گیا ہے۔ وللہ الحمد (۳)

---

(۳) یہ کتاب مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ (سیالکوٹ) طرف سے دوم بار چھپ چکی ہے

اس زیرِ نظر کتاب کی ترتیب و تبییض کا سہرا میرے ایک فاضل عزیز مولانا غلام مصطفیٰ فاروق (خریج وفاق المدارس والجامعات، خطیب ، ڈسکہ) سلمہ کے سر ہے۔ جنہوں نے انتہائی اخلاص ومحنت سے تقاریر کے مسودے کو چھپنے کے قابل بنادیا۔

فجزاه الله احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرة

اور اللہ تعالیٰ برکات نازل فرمائے ان احباب پر جنہوں نے اس کارِ خیر میں کسی بھی طرح سے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولف ومرتب اور معاونین کے اس بِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر ۳۱۹۵۲ — ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ
و داعیہ متعاون مراکز دعوت و ارشاد — ۱۸ اگست ۲۰۰۰ء
الدمام، الخبر، الظہران، سعودی عرب

عرضِ مرتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتِمِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ!

دورِ حاضر کے موذی امراض میں سے ایک مرض وہ ہے جسے آپ ''میٹھا زہر'' کہہ لیں۔ جس کو عام طور پر نہ تو گناہ سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی نقصان دہ اور وہ ہے ''تمباکو نوشی اور تمباکو خوری'' وہ حقہ، سگریٹ، سگار و پائپ سے ہو یا پان و نسوار کے ذریعے۔

اس تمباکو اور اس کے مضر اثرات کے بارے میں تفصیلات تو آپ کتاب میں پڑھیں گے ہم صرف دو باتوں کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں:

❶ اس کے بارے میں اگرچہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ حرام ہے یا مکروہ، لیکن کسی معتد بہ عالم نے اسے مباح و جائز ہرگز قرار نہیں دیا۔ لہٰذا اگر اہلِ تحقیق وتقویٰ علماء کی حرمت والی رائے کو ''تشدد'' پر بھی محمول کر لیا جائے تب بھی اس کا کم از کم درجہ ''کراہیت'' ہے اور فقہ حنفی کا معروف اصول ہے کہ جب کراہیت کے ساتھ ''تنزیہی'' کا لاحقہ نہ آئے تو اس سے مراد ''کراہت تحریمی'' ہوتی ہے اور یہ بھی حرام سے ملتا جلتا درجہ ہی ہے اور علی وجہ التنزل اگر اسے صرف ''مکروہ'' بھی مان لیا جائے تب بھی ایک ''ناپسندیدہ'' فعل کا ''ارتکاب'' کسی بھی شریف آدمی کو زیب نہیں دیتا۔

❷ دوسری اس بات کی طرف اشارہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اگرچہ اسے ''بے ضرر'' ہی کیوں نہ سمجھتے رہیں۔ مسلم وغیر مسلم اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمباکو صحت کے لئے سخت ضرر رساں ہے اور علماء اخلاق، علمائے اجتماع و معاشیات، علمائے اقتصاد اور علمائے نفسیات نے ان نشہ آور اشیاء کے جو نقصانات

گنوائے ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔

عہد قدیم سے علماء کرام اس تمباکو کے نقصانات سے لوگوں کو باخبر کرتے آ رہے ہیں اور اس کے شرعی حکم اور مضرات و مفاسد کے بارے میں آج تک بکثرت کتابیں اور رسائل لکھے جا چکے ہیں، جن میں سے ہی درج ذیل کتب اور رسائل بھی ہیں۔

۱- الادراک لضعف ادلة التنباک

الامیر محمد بن بدرالدین اسماعیل بن صلاح الصنعانی

۲- اعلام الاخوان بتحریم الدخان

محمد بن علی بن علان الصدیقی الشافعی

۳- اعلان بعدم تحریم الدخان

سلامه بن حسن الراضی الشاذلی

۴- اقامة الدلیل و البرهان علی تقبیح البدعة المسماة بشرب الدخان

محمد بن صدیق الحنفی الیمنی

۵- البرهان علی تحریم الدخان

ابوطالب ابن علی الحنفی

۶- تائید الاعلان بعدم تحریم الدخان

محمد بن سلامه حسن الراضی

۷- تحفة الاخوان بتحقیق ما قیل فی الدخان

مصطفی بک رشدی الدمشقی

۸- تحذیر الاخوان من شرب الدخان

محمود طاهر

۹- تحفة النساک فی شرب التنباک

عبدالرحمن بن سلیمان بن یحییٰ بن عمر الاهدال الیمنی

۱۰- ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان

ابوالحسنات عبدالحیی اللکنوی

۱۱- تحقیق الرهان فی شان الدخان

مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی

۱۲- تنبیه ذوی الادراک بحرمة تناول التنباک

محمد بن علی بن محمد علان الصدیقی الشافعی

۱۳- تنبیه الغافل الشاک بتحریم التنباک

شهاب الدین احمد بن عوض باحضرمی الظفاری

۱۴- تنبیه الغفلان فی منع شرب الدخان

محمد بن علی الجمامی المغربی المالکی

۱۵- رسالة فی تحریم الدخان

عبدالملک العصامی المغربی المالکی

۱۶- رسالة فی الدخان

محمد بن مصطفی بن عثمان الحسینی الخادمی

۱۷- رساله فی الشأی و القهوة و الدخان

جمال الدین القاسمی

۱۸- رفع الاشتباک عن تناول التنباک

۔ عبدالقادر محمد بن یحییٰ الحسینی الطبری

۱۹- السلاح الماضی فی نحر دعوی سلامة الراضی

علی بن محمد بن سالم

۲۰- الشدة والصرامة فی الرد علی محمود سلامة

علی بن محمد بن سالم

۲۱- الصلح بین الاخوان فی حکم اباحة الدخان

عبدالغنی النابلسی

۲۲- غایة البیان لحل شرب مالا یغیب العقل من الدخان

علی بن زین العابدین محمدبن عبدالرحمن الاجهدری المصری

۲۳- غایة البیان فی تحریم الدخان

محمد الوالی الفلانی السودانی المالکی

۲۴- غایة الکشف والبیان فی تحریم شرب الدخان

سلیمان بن محمد بن محمد بن ابراهیم الفلانی

۲۵- فیض الرحیم الرحمن فی تحریم شرب الدخان

صالح الحفنی الزفزاقی المالکی

۲۶- المنباک فی دخان التنباک

محمد بن عبدالرسول بن قلندر البرزنجی الشافعی

۲۷- محدد السنان فی نحور اخوان الدخان

محمد بن عبدالریم الفکون

۲۸- منهل الظمآن فی کل ما یتعلق بالدخان

محمد بن عبدالمطلب اسماعیل

۲۹- نصیحة الاخوان فی اجتناب الدخان

ابراهیم بن حسن اللقانی

۳۰- نصیحة الاخوان عن تعاطی القات والتبغ الدخان

حافظ بن احمد الحکمی

۳۱- نصیحة الاخوان عن استعمال الدخان)

عبدالله بن عبدالرحمن السند

۳۲- هدیة الاخوان فی شجرة الدخان

محمد المرتضی الزبیدی الیمنی المصری

۳۳-تمباکو اور اسلام کے زیر عنوان مولانا حفظ الرحمٰن ندوی کا ایک مقالہ بھی ماہنامہ ''الفلاح''،بھیکم پور انڈیا میں قسط وار شائع ہو گیا ہے۔

۳۴- انہی رسائل و کتب میں سے ہی ایک یہ کتاب بھی ہے جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے''تمباکو'' کے بارے میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب کے مولف فاضل جلیل مولانا محمد منیر قمر صاحب ترجمان سپریم کورٹ الخبر ایک عرصہ تک ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین سے وابستہ رہے ہیں جہاں سے روزانہ اسلامی موضوعات پر ان کی تقاریر نشر ہوتی رہی ہیں۔ اس سے قبل بھی ان کی تقاریر کے کئی مجموعے شائع ہو کر قبولیت عامہ حاصل کر چکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

یہ کتاب بھی ان کی ۱۹۸۹ء کے اواخر اور ۱۹۹۰ء کے اوائل میں نشر ہونے والی ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے جن کا موضوع تمباکو نوشی ہے۔ میں مولانا محمد منیر قمر صاحب کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ان نشری تقاریر کو کتابی شکل دینے کے لئے اس عاجز کا انتخاب کیا اور مسودہ تقاریر مجھے عنایت فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اس میں اصل محنت تو مولانا قمر صاحب کی ہے کیونکہ یہ انہی کی تقریر و تحریر ہے۔
میں نے اس پر کوئی بہت زیادہ کام نہیں کیا بس پروگرام کے ابتداء و آخر سے خطبہ و سلام اور افتتاحی و اختتامی کلمات کو حذف کیا ہے اور بعض مقامات پر مولف کی اجازت اور مشورے سے مفید اضافے بھی کیے ہیں اور ترتیب و تبییض میں اس کو بہتر سے بہتر شکل دینے کی کوشش کی ہے مگر پھر بھی "الانسان مرکب من الخطا و النسیان" کے پیش نظر کسی جگہ ترتیب و ربط میں کسی قسم کی کمزوری و سقم نظر آئے تو درگزر کرتے ہوئے نقائص کی نشان دہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کا ازالہ کیا جاسکے۔

انتہائی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے مخلص و فاضل دوست حافظ ارشاد الحق صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی) مقیم الذید، الشارقہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا نہ کروں کہ جنہوں نے نہ صرف مکمل کتاب پر نظر ثانی کی بلکہ کئی مقامات پر مجمل حوالہ جات کی تفصیل بھی ذکر کردی ہے اور ترتیب و تبییض کے ہر مرحلے میں انہوں نے پورے خلوص و محبت سے بھرپور تعاون فرمایا۔

آخر میں رب غفور و رحیم سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اس کتاب کو جملہ مسلمانوں کے حق میں مفید بنائے۔ آمین!

تمام قارئین سے پرخلوص استدعا ہے کہ وہ اپنی نیک دعاؤں میں مولف و مرتب اور عام معاونین کو بھی یاد رکھیں۔ (ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا) آمین

غلام مصطفیٰ فاروق

خطیب جامع مسجد توحید، ڈسکہ

مدیر مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ (سیالکوٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی بنیادی تاریخ:

شراب نوشی کے بعد جن محذرات و مفترات و نشہ آور اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے بعد تمباکو نوشی کی باری آتی ہے وہ حقے کی چلم میں بھر کر پیا جاتا ہو یا سگریٹ و بیڑی کی شکل میں یا نسوار کی شکل میں کھایا جاتا ہو یا پان کے پتے میں لپیٹ کر۔ یہ سب تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کی مختلف شکلیں ہیں۔ اور یہ شہر ہوں یا دیہات ہر جگہ کسی نہ کسی شکل میں خوب مروج ہے۔

شیخ احمد بن حجر کی تحقیق کے مطابق یہ تمباکو ۱۰۰۰ھ کے بعد کی پیداوار ہے۔ (۴)
شیخ علی بن قاسم الفیفی (قاضی وفاقی محکمہ شرعیہ (ہیئۃ التمیز) مکہ مکرمہ کے برادر اکبر ڈاکٹر شیخ سلیمان بن قاسم الفیفی قاضی محکمہ الشرعیہ ام القیوین نے ۱۰۲۰ھ ذکر کی ہے۔ (۵)

جب کہ کویت سے شائع ہونے والی ایک کتاب "**التدخین فی ضوء علم الحدیث**" یعنی "علم جدید کی روشنی میں تمباکو نوشی" کے سعودی مصنف پروفیسر ابراہیم بن محمد الضبیعی نے اس سلسلہ میں بڑی عمدہ بات کہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"تمباکو نوشی کی تاریخ معلوم کرنا اور یہ جاننا کہ اس کا پودا سب سے پہلے کب اور کہاں بویا گیا؟ اور اس کے مادے کا انکشاف کب ہوا؟ یہ معلومات ہمارے

(٤) الخمر و سائر المسكرات ، علامه احمد بن حجر ال بوطامي :ص١٥٥
(٥) الحوار المبين عن اضرار التدخين ، ص ٢٣، طبع اول، ڈاکٹر صاحب موصوف ایک طویل عرصہ ام القیوین میں شرعی قاضی کے فرائض سرانجام دینے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے محکمہ مستعجلہ طائف منتقل ہو گئے [illegible] ترقی کر کے وفاقی سپریم کورٹ (هيئة التميز) الریاض کے قاضی ہوگئے ہیں۔

نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ تمباکونوشی کے نتائج کیا ہیں؟ اوراس کا استعمال اپنے ساتھ کون کون سے منفی اثرات لاتا اور مرتب کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں مذکورہ ابتدائی معلومات نہیں ملتیں اور قدیم مورخین کے یہاں اس کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔

تاریخ کے سینے میں جو بات محفوظ ہے وہ یہ ہے کہ ۱۴۱۹ء میں کولمبس اوراس کے ساتھیوں نے وسطی امریکہ کا انکشاف کیا۔(۶) توانہوں نے وہاں ریڈ انڈین لوگوں کو دیکھا کہ وہ تمباکونوشی کرتے ہیں ان میں سے بعض لوگ تو تمباکو کے لفافے سے بنا کرانہیں ایک طرف سے آگ لگاتے اور دوسری طرف سے کش لگاتے تھے گویا کہ یہی صورت بعد میں ترقی کر کے سگریٹ کی شکل اختیار کرگئی اوران میں سے بعض لوگ تمباکو کے پتے آگ کی انگیٹھی میں کوئلوں پر رکھتے اوران سے اٹھنے والے دھوئیں کوناک سے سونگھتے۔ گویا اسے تھوڑی سی ترمیم وترقی کے بعد حقے اور چلم کی شکل دے دی گئی اوراسے ناک سے سونگھنے کی بجائے منہ سے کش لگائے جانے لگے جبکہ کئی منشیات آج تک ناک سے ہی سونگھی جاتی ہیں۔

کولمبس اوراس کے ساتھی جب پرتگال واپس لوٹے تو اپنے ساتھ تمباکو کا پودا بھی لے آئے اوراپنے ملک میں اس کی کاشت شروع کردی اور

(۶) مشہور یہی ہے کہ امریکہ کا سراغ کولمبس نے لگایا ہے لیکن عمرانیات کے ماہرین اور بعض مسلم وغیر مسلم دانشوروں نے دستاویزات (عربی رسم الخط کے کتبے وغیرہ) کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں نے کولمبس سے صدیوں پہلے اس سرزمین پر قدم رکھا تھا- اس موضوع پر تقریبا نصف صدی سے بحث جاری ہے۔(ماہنامہ الفلاح، بھیکم پور انڈیا، مئی ۱۹۹۲ء، وماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم برطانیہ، اپریل ۲۰۰۰ء، محرم ۱۴۲۱)

لوگ اس کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پرتگال میں فرانسیسی سفیر میسونیکوٹ نے اس پودے میں خصوصی دلچسپی لی اوراس کا بیج فرانس لے گیا اور وہاں یہ تمباکو کا پودا اس سفیر کے نام سے ہی معروف ہوا اور پھر اس پودے کی کاشت میکسیکو میں بھی ہونے لگی اوراس کے بعد یہ ہسپانیہ میں بھی بویا جانے لگا(۷)

اور برطانیہ میں سب سے پہلے جس شخص نے تمباکو کاشت کیا وہ سر ولٹر ویلی تھا اس نے اس کی کاشت ۱۵۸۴ء میں کی، پھراس کی کاشت دوسرے یورپی ممالک میں بھی ہونے لگی اور ترکی کے راستے یہ شجر خبیثہ مشرق وسطی کے ممالک میں بھی داخل ہوگیا اور مشرقی ممالک میں سب سے پہلے اس کی کاشت ۱۹۰۱ء میں مصر میں ہوئی اس طرح عربی ممالک میں سب سے پہلے یہ "شرف" مصر کو حاصل ہوا پھر سوریا کو، اوراس کے بعد بہت جلدی دوسرے عربی ممالک میں بھی پھیل گیا۔

میکسیکو اور امریکہ میں ۲۵۰۰ (دوہزار پانچ سو) سال پہلے تمباکو کا وجود ظاہر ہوا جبکہ یورپ میں یہ پندرھویں صدی میں آیا اور وہاں سے ترکی کے راستے یہ اسلامی ممالک میں داخل ہوا۔(۸)

جبکہ مجلّہ الدعوہ کی تحقیق میں آغاز ۲۵۱۰ء سال ہے ۔(۹)

(۷) بحوالہ ماہنامہ منار الإسلام، ابو ظهبى، شماره جمادى الاخرىٰ ۱٤۰۸ھ مقاله تمباكو اور اسلام، مولانا حفظ الرحمان الاعظمى ندوى

(۸) بحواله من اضرار المسكرات و المخدرات، عبدالله بن جار الله، طبع جامعة الامام، رياض ۱۹۸۹ء

(۹) مجله الدعوة، الرياض، شماره ۹۸۲، بابت ۱۱ مارچ ۱۹۸۵ء

لفظ تمباکو وسگریٹ:

تمباکو کے اس پودے کے مختلف علاقوں میں مختلف نام تھے۔ کسی علاقے میں اسے اس شخص کا نام دیا جاتا تھا جو سب سے پہلے اسے اپنے ساتھ کسی دوسرے علاقے سے لاتا... اور کہیں اسے اس علاقے کا ہی نام دے دیا جاتا تھا جہاں اس کی کاشت ہوتی تھی۔ مثلاً فرانسیسیوں نے پرتگال میں اپنے سفیر میسونیکوٹ کے نام پر اس پودے کا نام نیکوٹین رکھا کیونکہ وہی اسے پرتگال سے لایا تھا۔ کینیڈا، وسطی امریکہ اور جزائر ٹوبیکو میں یہ ٹوبیوک کہلایا اور ہسپانیہ والے اسے ٹوبیکس کہتے ہیں۔

ہمارے ہندوپاک میں اسے تھوڑا ہی تراش خراش کر کے تمباکو کہا جانے لگا اور میکسیکو کے تابع جزائر تباگو میں اس کی کاشت ہوئی تو وہاں بھی اسے تمباکو اور تبگ کہا گیا اور ترکی میں دھویں کو "توتوں" کہا جاتا ہے لہٰذا انہوں نے تمباکو کا نام ہی تتن ہی رکھ دیا اور عربی میں تقریباً بھی ناموں کو معرب کر کے اسے تتن بھی کہا جاتا ہے ایسے ہی تنباک اور تبغ بھی۔

اور کچھ ایسا ہی معاملہ لفظ سگریٹ کا بھی ہے کہ اصلاً یہ کسی کے نام پر پہلے پہل سگاروز کہلایا۔ اور پھر کثرت استعمال کے نتیجہ میں اس کے آخر میں دو حرف ساقط کر کے اسے سگار کہا جانے لگا جو کہ اب بھی ایک شکل میں موجود ہے اور عربی میں اس کے معرب لفظ سیجارہ، سیگارہ، جگارہ اور زگارہ مستعمل ہیں۔

البتہ اردو اور انگلش میں سگار تمباکو ہی سے بنا ہوتا ہے اور جسامت میں بڑا ہوتا ہے جبکہ اس کی چھوٹی جسامت سگریٹ کہلاتی ہے اور بیڑی اور نسوار بھی تمباکو نوشی و تمباکو خوری کی شکلیں ہیں اور جب اسے پان میں ڈال کر کھایا جائے تو بھی

بات وہی ہے بس طریقہ بدل جاتا ہے۔ (١٠)

اس تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کا آغاز و ابتداء چونکہ طلوع آفتاب اسلام سے ایک ہزار سال بعد ہوا۔ لہٰذا اس کی حلت و حرمت اور اباحت و قباحت کے بارے میں ظاہر ہے کہ قرآن و سنت میں صراحت نہیں لیکن اسلام چونکہ وہ دین ہے جو بعثت مصطفیٰ ﷺ سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے ہے۔

لہٰذا اس کرہ ارضی پر وجود میں آنے والی ہر چیز کے حلال و حرام اور مکروہ و مباح ہونے کے بنیادی اصول اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں جن کی کسوٹی پر پرکھ کر کسی بھی چیز کے بارے میں شرعی حکم معلوم کیا جا سکتا ہے دوسری کئی چیزوں کی طرح ہی تمباکو کا معاملہ بھی ہے اور فقہائے دینِ اسلام نے اس کا شرعی حکم بھی واضح کیا ہے۔

---

(١٠) [illegible] التدخين في ضوء علم الحديث، ابراهيم الضبيعي، ١٥-١٧، طبع كويت، بتصرف و اضافه

تمباکو نوشی

غیر مسلم حکومتوں، اداروں اور صحافت کی نظر میں

اس کی شرعی حیثیت کا تعین تو ایک طرف رہا، تمباکو کے مضرات اور نقصانات کے پیش نظر اس کے استعمال کے آغاز میں ہی انسداد تمباکو نوشی و تمباکو خوری کی مہم سرکاری و عوامی سطح پر شروع ہوگئی تھی۔

چنانچہ ۱۶۲۸ء میں عیسائیوں کے مرکزی رہنما بابا ارخین سوم نے ہر اس شخص کا چرچ میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا جو تمباکو کا کسی بھی طریقہ سے استعمال کرتا ہو۔

۱۶۵۰ء میں رشیا ماسکو کے حاکم فیڈ روفیٹس نے تمباکو نوشی کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر کیں جو عام مار پیٹ کے علاوہ بعض حالات میں پھانسی دینے تک تھیں۔

۱۸۵۲ء میں انگلستان حکومت میں پارلیمنٹ کے ارکان کی تصدیق کے ساتھ ایک قانون وضع کیا جس کی رو سے تمباکو کی کاشت کو ممنوع قرار دیا گیا اور یہ قانون بڑی مدت تک نافذ العمل رہا۔

پھر ۱۹۰۲ء میں شاہ انگلستان جیمس اول نے ایک مقالہ لکھا جس میں تمباکو کا استعمال کرنے والوں کو تنقید و استہزاء کا نشانہ بنایا جس کے آخر میں یہ بھی لکھا:

”تمباکو نوشی ایک ایسی عادت ہے جسے ہر سلیم العقل کی آنکھ ناپسند کرتی ہے اور ناک اس سے نفرت کرتی ہے اور یہ تمباکو دماغ اور پھیپھڑوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے اور پھر اپنے ملک میں تمباکو نوشی کو سختی کے ساتھ روک دینے کے آرڈر جاری کردیئے اور ان کے خلاف سخت ایکشن لینے کا حکم دے دیا اور اس کے باوجود باز نہ آنے والے لوگوں کے بارے میں یہ حکم جاری کردیا کہ انہیں ملک بدر کر کے امریکہ کے ریڈ انڈین لوگوں میں جا چھوڑا جائے۔“

اسی طرح جاپان اور دوسرے یورپی ممالک نے بھی اس وباء کی روک تھام کے لئے بطورِ سزا بڑے بڑے جرمانے اور ٹیکس عائد کئے جبکہ مشرق کے ممالک خصوصاً مشرق وسطی کے حکام نے تمباکو نوشی کرنے والوں کو جرمانوں اور ٹیکسوں کی سزائیں دیں بلکہ بعض حالات میں ان کے ہونٹ اور کان کاٹ دیئے جاتے اور کبھی قتل بھی کر دیا جاتا تھا۔

ترکی میں سلطان مراد چہارم نے شراب کے بارے میں قرآن وسنت کی نصوص اور شریعت اسلامیہ کے احکام کے پیش نظر تمباکو کا استعمال بھی حرام قرار دیا اور تمباکو نوشی پر سزائیں دیں۔

شاہ ایران عباس اول نے بھی تمباکو نوشی پر سزائے قتل نافذ کی (۱۱)، مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

موجودہ دور میں انسداد تمباکو نوشی کی کوششیں:

موجودہ دور میں بھی انسداد تمباکو نوشی کے خلاف بھرپور کوششیں جاری ہیں مختلف ممالک میں عالمی پیمانے پر کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ فلاحی و رفاعی انجمنیں اپنے طور پر مہم چلائے ہوئے ہیں حتی کہ کینسر کے خلاف سرگرم عمل امریکی ایسوسی ایشن نے جو اپنا ایک پانچ سالہ منصوبہ بنایا جس میں طے کیا کہ وہ تمباکو کی کاشت کرنے والوں کو دی جانے والی سرکاری سہولتوں کو ختم کرائے گی اور سگریٹ فروشی کے دائرے کو تنگ کرے گی۔ اس ایسوسی ایشن کے نمائندے نے کہا کہ ہمارا یہ منصوبہ صرف امریکہ میں ہر سال ستر ہزار انسانوں کی جانیں بچانے کا ضامن ہے جبکہ امریکی لوگوں اور خصوصاً نوجوانوں میں سے پچاس ملین افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں۔

(۱۱) التدخين في ضوء علم الحديث ۱۵-۱۶

اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی کمائی کا واحد ذریعہ مختلف اشیاء کی ترویج پر ابھارنے والے اشتہارات اور ایڈورٹائزمنٹ ہے مگر تمباکو نوشی کی وباء کے عام ہوجانے اور اس کے نقصانات وخطرات کا گہرا احساس ہونے کی وجہ سے ان اداروں نے تمباکو نوشی کے خلاف ہر قسم کے اشتہارات مفت نشر کرنے کی پیش کش کی ہے۔

چنانچہ امریکی کانگرس کے سینٹر فرانک موسی کا بیان اخبارات نے شائع کیا ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ ریڈرز ڈائجسٹ، نیوز ویک، ویزنیس ویک، واشنگٹن پوسٹ اور کئی دوسرے جرائد ومجلّات نے انہیں مراسلات بھیج کر یہ آفر کی ہے کہ جو شخص یا ادارہ تمباکو کے خلاف کچھ نشر کروانا چاہے ہم بلا معاوضہ نشر کریں گے۔

جبکہ جنوری ۱۹۷۰ء سے نیویارک ٹائمز نے سگریٹ کی ترویج پر ابھارنے والا کوئی بھی اعلان نشر نہ کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے جب تک کہ اسؐ میں یہ صراحت موجود نہ ہو کہ تمباکو نوشی صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اس میں ایک خطرناک مادہ ٹار اور دوسرا نیکوٹین پایا جاتا ہے اور سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں کینسر ہوجانے کا احتمال ہے۔

برطانوی ریڈیو نے سگریٹوں کے بارے میں تجارتی اعلانات کو نشر کرنے سے جولائی ۱۹۸۹ء سے مکمل انکار کر دیا ہوا ہے اگرچہ اس انکار سے انہیں چار لاکھ اسٹرالنگ پونڈ سالانہ خسارہ ہو رہا ہے مگر تمباکو نوشی کے خطرات اور سرطان یا کینسر کی روک تھام کے لئے انہوں نے یہ خسارہ گوارا کرلیا ہے۔ (۱۲)

یہ تو غیر مسلم حکومتوں، بعض مسلم حکام، غیر مسلم اداروں، انجمنوں اور صحافت کی طرف سے انسداد تمباکو نوشی کی مہم کا مختصر تذکرہ ہے جبکہ دیگر بے شمار غیر مسلم مفکرین کے اقوال سے بخوف طوالت ہم صرفِ نظر کر رہے ہیں جنہیں شیخ علی بن قاسم الفیفی، قاضی مکہ مکرمہ نے اپنی کتاب **الحوار المبین عن اضرار التدخین والتخزین**، ص ۱۰۱-۱۰۵ میں ذکر کر دیا ہے۔

(۱۲) التدخين في ضوء علم الحديث ۲۱-۲۲

شریعت اسلامیہ کی نظر میں

اب آیئے دیکھیں کہ تمباکو کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

اس سلسلہ میں ایک بنیادی بات تو ذکر کی جا چکی ہے کہ تمباکو چونکہ ۱۰۱۲ھ کے بعد کی پیداوار ہے لہٰذا اس کا ذکر صراحت کے ساتھ قرآن وسنت میں تو نہیں۔ البتہ ایسے اصول وقواعد ان میں موجود ہیں جن کی رُو سے قیامت تک وجود میں آنے والی ہر چیز کے حلال وحرام اور مباح یا مکروہ ہونے کا پتہ کیا جاسکتا ہے اور تمباکو کے عہد سلف میں نہ ہونے کی وجہ سے اس کا حکم واضح کرنے کا معاملہ متاخرین علماء کی بحث وتحقیق پر مبنی ہے لہٰذا ان میں سے بعض نے تو اسے مباح وحلال قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض دیگر علماء نے اسے حرام کہا ہے اور جنہوں نے اسے حرام کہا ہے ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ یہ نشہ آور ہے لہٰذا اس کا استعمال کرنے والے پر حد جاری کی جائے اور بعض نے کہا کہ یہ سخت نقصان دہ چیز ہے لہذا حرام ہے مگر مسکر یا نشہ آور نہیں، لہذا اس کا استعمال کرنے والے پر حد جاری نہیں کی جائے گی بلکہ اسے تعزیراً سزا دی جائے گی۔

اور برصغیر پاک وہند کے بعض علماء نے ان دونوں کی درمیانی راہ اختیار کی ہے اور کہا ہے کہ تمباکو نوشی نہ حلال ہے نہ حرام بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر ہے کہ مکروہ چیز حلال تو ہوتی نہیں مگر اس پر حد بھی جاری نہیں کی جاتی اور نہ تعزیر ہوتی ہے اور ان تینوں کی آراء میں شرعاً اور عقلاً کون سی رائے صحیح تر ہے، اس کی تعیین کے لئے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس اختلاف کا اصل سبب معلوم کرلیا جائے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ جن لوگوں کے نزدیک تمباکو نہ نشہ آور ہے نہ نقصان دہ تو وہ اسے حلال سمجھتے ہیں اور جن کے نزدیک یہ نشہ آور اور نقصان دہ ہے وہ اسے حرام قرار دیتے ہیں اور بعض نے حرمت کے دلائل واضح نہ سمجھتے ہوئے اسے مکروہ کہا ہے۔

حلال ومباح کہنے والوں کے دلائل

اوران کا جائزہ

چند اہل علم اسے مباح وحلال قرار دیتے ہیں:

① ان میں سے کتاب الفروق للقرافی کے حاشیہ تہذیب الفروق میں شیخ عبدالغنی نابلسی (۱۳) لکھتے ہیں:

''کہ جس چیز کے بارے میں اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں سکوت فرمایا ہے وہ چیز معاف ومباح ہے۔''

اوراس کی دلیل کے طور پر ترمذی وابن ماجہ کی وہ حدیث ذکر کی ہے جس میں ہے:

اَلْحلالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهِ الْعَزِیْزِ وَالْحَرامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهِ الْکَرِیْمِ وَ مَا سَکَتَ عَنْهُ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ رَحْمَةٌ بِکُمْ فَهُوَ مِمَّا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ (۱۴)

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں حلال کہا ہےاور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنی کتاب کریم میں حرام کہا ہےاور جس چیز کے

---

(۱۳) کتاب "تہذیب الفروق والقواعد السنیه فی الاسرار لفقیهه "معروف تو یہ ہے کہ یہ کتاب الشیخ عبدالغنی النابلسی کی ہے جبکہ یہ نسبت محل نظر ہے کیونکہ دراصل یہ کتاب شیخ محمد علی ابن حسین اکملی المالکی کی ہے۔

(۱۴) تهذیب الفروق ۲۱۷/۱ بحواله موقف الاسلام ۱۷۱-۱۷۲، صحیح سنن الترمذی، علامه البانی حدیث ۱۴۱۰، و سنن ابن ماجه حدیث ۳۳۶۷، صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، حدیث ۳۱۹۵

بارے میں اس نے خاموشی اختیار فرمائی ہےاور وہ بھی بھول سے نہیں بلکہ تم پر رحم وکرم کرتے ہوئے فرمائی ہے لہذا وہ چیز معاف یعنی مباح ہے۔''

اور علامہ مناوی نے '' ما سکت عنه'' کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''جس کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں کوئی نص واضح وخفی موجود نہ ہو، وہ چیز مباح ہےاور جب تک اس کے بارے میں ممانعت وارد نہ ہو اس کا استعمال حلال ہے۔''

② آگے شیخ نابلسی لکھتے ہیں کہ شیخ علی الجھوری نے ''غَایَةُ الْبَیَانِ لِحِلِّ مَالاَ یَغِیْبُ الْعَقْلُ مِنَ الدُّخَانِ'' نامی رسالہ میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

''تمباکو نوشی شروع کرنے والے کو جو فتور جسمانی پہنچتا ہے وہ اتنا بھی نہیں ہوتا کہ عقل ہی زائل ہوجائے اور اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ اس سے عقل زائل ہوجاتی ہے تب بھی یہ قطعی ثابت ہے کہ نشہ آور نہیں ہے لہذا جس کی عقل زائل نہ ہو، اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہوا۔''

③ ایسے ہی شیخ محی الدین احمد الکردی الجزری بھی تمباکو نوشی کو حلال قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک قول میں دلیل یہ دی ہے کہ منافع میں اصل اباحت ہےاور پھر منافع کی اباحت کو ثابت کرنے کے لئے تین آیات ذکر کی ہیں جن میں سب سے پہلی آیت سورہ بقرہ کی ہے جس میں مذکور ہے:

خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (۱۵)

''زمین میں جو کچھ ہے اللہ نے وہ تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔''

یہاں'' لکم '' کی لام نفع کے لئے ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نفع بخش چیز سے نفع حاصل کرنا شرعاً جائز ہےاور یہی مطلوب ہے۔

---

(۱۵) سورۃ البقرۃ ۲۹

دوسری آیت سورہ اعراف کی ہے جس میں ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ (۱۶)

"(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نکالا تھا۔"

اور زینت انتفاع پر دلالت کرتی ہے اور تیسری آیت سورہ المائدہ کی ہے جس میں ہے:

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ (۱۷)

"آج تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔"

طیبات سے مراد پاکیزہ چیزیں ہیں اور اس ارشاد کے الفاظ اس بات کے متقاضی ہیں کہ تمام منافع حلال ہیں۔

تمباکو نوشی کے بارے میں ہی شیخ کردی اپنے دوسرے قول میں کہتے ہیں کہ نقصان دہ اشیاء میں اصل، حرمت وممانعت ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے:

لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ فِی الْاِسْلَامِ (۱۸)

"کہ اسلام میں نہ ضرر پہنچانا روا ہے نہ ضرر سہنا۔"

اور پھر اہل فقہ کا ضابطہ ہے کہ کسی چیز کا استعمال تین وجوہات کی بناء پر حرام ہوتا ہے۔

---

(۱۶) سورۃ الاعراف : ۳۲ (۱۷) المائدہ : ۵

(۱۸) صحیح الجامع الصغیر ۷۵۱۷، ابن ماجہ حدیث ۲۳۴۰-۲۳۴۱، نصب الرایۃ للزیلعی ۴/۳۸۴ و سلسلہ الاحادیث الصحیحہ للالبانی، حدیث ۲۵۰

❶ ایک تو اس کے نشہ آور ہونے کی وجہ سے جیسے بنج و بھنگ یا حشیش و چرس ہے۔

❷ دوسرے اس کے جسم کے لئے نقصان دہ ہونے کی وجہ سے جیسے مٹی و تریاق ہے۔

❸ اور تیسرے اس کے گندہ ہونے کی وجہ سے جیسے رینٹھ اور تھوک۔

اگرچہ یہ چیزیں طاہر ہیں۔

بالجملہ یہ کہ اگر ثابت ہو جائے کہ تمباکو میں نفع نہیں محض نقصان ہی نقصان ہے تو پھر اس کی حرمت کا فتوی دینا جائز ہے اور اگر اس کے مضرات ثابت نہیں ہوتے تو پھر اصل اس کا حلال ہونا ہی ہے جبکہ حلت کے فتوی میں مسلمانوں سے حرج کو دفع کرنا بھی ہے کیونکہ ان کی اکثریت اس میں مبتلا ہو گئی ہے ایسے میں اس کی حلت کا فتوی اس کی حرمت کے فتوی سے آسان ہے اور نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کو ہی اختیار فرمایا۔

تھوڑا ہی آگے چل کر لکھتے ہیں:

"اسے حرام قرار دینا ایک مشکل امر ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی ہاں اگر یہ بعض طبائع کے لئے نقصان دہ ہو تو ان کے لئے یہ حرام ہے اور بعض کے لئے نفع بخش ہو اور وہ اسے بطور علاج استعمال کریں تو پھر مرغوب ہے اور اگر کوئی اسے نئی چیز یا بدعت قرار دے تو یہ کوئی بات نہیں کیونکہ یہ کھانے پینے میں بدعت ہے نہ کہ امور دین میں۔" (۱۹)

---

(۱۹) تہذیب الفروق ۱/۲۲۰، بحوالہ موقف الاسلام : ۱۷۰-۱۷۲

مختصر جائزہ

امانت علمی کے پیش نظر ہم نے تمباکو نوشی کے حلال و مباح کہنے والوں کے دلائل ذکر کر دیئے ہیں جن کا دائرہ تین نکات پر مرکوز ہے۔

پہلا:

یہ کہ جس چیز کے بارے میں قرآن میں خاموشی اختیار کی گئی ہو اور دوسری بھی کوئی ممانعت نہ آئی ہو وہ حلال و مباح ہے۔

دوسرا:

یہ کہ تمباکو چونکہ عقل کو زائل نہیں کرتا یا کم از کم نشہ آور نہیں لہٰذا مباح ہے۔

تیسرا:

یہ کہ منافع میں اصل، اباحت ہے۔

ان تینوں نکات یا دلائل کا تفصیلی جائزہ تو آگے آ ہی جائے گا لیکن سردست یہاں صرف اتنا عرض کر دیں کہ قرآن کریم تو واقعی تمباکو کے بارے میں خاموش ہے حتی کہ سنت رسول ﷺ، آثار صحابہ و تابعین اور اقوال ائمہ مجتہدین میں بھی اس کے خلاف کوئی صراحت نہیں اور ہوتی بھی کیسے جبکہ یہ دسویں صدی ہجری کے بعد کی پیداوار ہے۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ شرعی قواعد بھی اس بارے میں بالکلیہ خاموش ہیں بلکہ ان میں دیگر کثیر اشیاء کی طرح تمباکو کے حکم کو حاصل کرنے کا پیمانہ بھی مذکور ہے۔

اور اس کے حلال و مباح نہ ہونے کے ایک دو نہیں بلکہ کئی دلائل موجود ہیں اور یہ تمباکو مانا کہ عادی لوگوں کی عقل کو زائل نہیں کرتا مگر غیر عادی پر اس کا اثر آزما کر کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ عقل کو زائل کرتا ہے یا نہیں لہٰذا کسی غیر عادی شخص کو ایک سگریٹ

پلا کر یا بیڑی دے کر یا تمباکو والا پان کھلا کر یا نسوار رکھوا کر تو دیکھیں۔ نتیجہ سامنے آجائے گا کہ کتنی دیر ہوش ٹھکانے نہیں رہتے۔ زوال عقل اور کیا ہوتا ہے؟

بلاشبہ یہ نشہ آور ہی ہوگا مگر اس کا مخدر و مفتر ہونا تو یقینی ہے ہی کہ یہ جسم میں فتور پیدا کرتا ہے اور اگر اس کا اندازہ کرنا ہو تو کسی عادی شخص کو سگریٹ، بیڑی، پان یا نسوار سے صرف چوبیس گھنٹے کے لئے روک دو، اور پھر اسے مہیا کر کے اس کی جسمانی کیفیت چیک کر لو یہ کیا کیا فتور بپا کرتا ہے وہ واضح ہو جائیں گے اور ابوداؤد، مسند احمد میں مذکور حدیث کی رو سے ہر مفتر بھی ممنوع ہے۔

اور تیسرا نقطہ جو ہے کہ منافع میں اصل اباحت ہے اگر اس قاعدہ کو مطلقاً مان بھی لیا جائے تو پھر تمباکو تو کیا بہت سی دیگر اشیاء بھی حلال و مباح ہو جائیں گی جن کے حرام ہونے پر اکثر ائمہ و فقہا کا اتفاق ہے اور پھر تمباکو میں منافع ہیں کون سے؟ ان کی نشاندہی کیوں نہیں کی گئی اور اگر اس کے معمولی تجارتی و مالی منافع مراد ہوں تو وہ کیا شراب میں نہیں ہیں اس کا کاروبار تو اور بھی بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔

اس کے باوجود حرام ہے اور یہ دلیل دینے والے شیخ کردی موصوف اپنے دوسرے قول میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اس کے مضرات ثابت نہ ہوں تو پھر یہ حلال ہے اور ہم ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ ثابت کریں گے کہ یہ انتہائی مضر ہے۔ لہٰذا حلال و مباح نہ ہوا اور پھر اس کا بعض طبائع کے لئے مضر اور بعض کے لئے مفید و علاج ہونے والے قول کا وزن بھی ختم ہو گیا اور یہ مرغوب نہ رہا۔

الغرض! تمباکو کو حلال قرار دینے والوں کی کسی بھی دلیل میں کوئی جان نہیں۔

حرام کہنے والوں کے دلائل

اور وجوہ تحریم

کثیر علماء نے اس کے نقصانات ومضرات اور بعض دیگر قواعد شرعیہ واصولیہ کے پیش نظر اسے حرام قرار دیا ہے اور حرام قرار دینے والوں میں ہر مکتب فکر کے علماء شامل ہیں۔ حنفی وشافعی بھی حنبلی ومالکی بھی اہل حدیث بھی اور تمبا کو کو حرام قرار دینے والے علماء کا استدلال متعدد وجوہ سے ہے جن میں سے پانچ وجوہ معروف ہیں۔

قواعد شرعیہ کی رو سے ہر وہ چیز جو ضرر رساں ہو، اس کا کھانا اور پینا ناجائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زہر اور دوسرے مہلک ومضر مواد حرام کئے گئے ہیں اور علماء اسلام کا کہنا ہے کہ کوئی انسان اور بالخصوص مسلمان اپنی جان کا مالک نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ جیسا چاہے سلوک کرتا پھرے بلکہ اسکی صحت ومال اور اللہ تعالیٰ کی دیگر نعمتیں اس کے پاس اللہ کی امانت ہیں جن میں بے اعتدالی کا وہ مجاز نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی جان اور صحت کا مالک ہوتا تو پھر خودکشی گناہ نہ ہوتی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا:

لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (۲۰)

''تم اپنے آپ کو قتل مت کرو یعنی خودکشی کا راستہ مت اختیار کرو۔''

سورہ بقرہ میں ارشاد الٰہی ہے:

لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۲۱)

''اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔''

اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۲۰) سورۃ النساء : ۲۹ (۲۱) سورۃ البقرہ : ۱۹۵

لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ (۲۲)

''نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ اور نہ خود ضرر سہو۔''

ماہرین طب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمبا کو نوشی وتمبا کو خوری صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے لہٰذا فقہاء مذاہب نے ان نقصانات اور بعض نصوص اور کچھ اسباب کی بناء پر تمبا کو کو حرام قرار دیا ہے جنہیں ہم نے وجوہ کہا ہے اور وہ پانچ ہیں:

اول:

ان میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تمبا کو مضر صحت ہے اور جو چیز ایسی ہو وہ ایک تو نصوص قرآنیہ اور ارشاداتِ نبویہ کی رو سے حرام ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے ایسے ہی ایک صحیح حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲۳)

''جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کرتا (خودکشی کرتا) ہے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔''

اس موضوع کی دیگر احادیث بھی صحیح بخاری ومسلم اور سنن میں مذکور ہیں۔

دوم:

تمبا کو کے حرام قرار دیئے جانے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ تمبا کو استعمال کرنے والا کوئی شخص جب کچھ وقت کے لئے اس کا استعمال ترک کردے اور پھر دوبارہ شروع کردے تو اپنے جسم میں فتور، چکر اور ڈھیلا پن محسوس کرتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ تمبا کو

(۲۲) صحیح الجامع الصغیر ۷۵۱۷، ابن ماجہ ۲۳۴۰-۲۳۴۱ والصحیحہ للالبانی ۲۵۰، و نصب الرایہ ۳۸۴/۴

(۲۳) [illegible]مذی حدیث ۲۱۲۴، صحیح سنن النسائی للالبانی حدیث ۳۵۳۱

مخدرات ومفسدات میں سے ہوا اور ایسی کوئی بھی چیز ابوداؤد اور مسند احمد میں مذکور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث رسول اللہ ﷺ کی رو سے ممنوع ہے۔

سوم:

تیسری وجہ حرمت یہ کہ اس کے تلخ ذائقہ اور ناپسند بو یعنی بدبو کی بناء پر اسے خبائث میں سے شمار کیا گیا ہے جو کہ نص قرآنی کی رو سے حرام ہیں۔ جیسا کہ سورہ اعراف میں نبی اکرم ﷺ کے فرائض منصبی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا ایک فریضہ یہ بتایا ہے:

وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (۲۴)

''اور آپ ان کے لئے پاکیزہ اشیاء کو حلال اور خبیث اشیاء کو حرام کرتے ہیں۔''

چہارم

اس کی وجوہ تحریم میں سے چوتھی یہ کہ تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو اس کے دھوئیں کی بدبو اذیت پہنچاتی ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہ فرشتوں کے لئے بھی اذیت ناک ہے کیونکہ وہ بھی ہر اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جو بنی آدم کے لئے باعث اذیت ہے جبکہ کسی مسلمان کو اذیت پہنچانا قرآن وسنت ہر دو کی رو سے حرام ہے۔ چنانچہ سورہ احزاب میں ارشادِ الٰہی ہے کہ:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَ اِثْمًا مُّبِيْنًا (۲۵)

(۲۴) سورۃ الاعراف: ۱۵۸ (۲۵) سورۃ الاحزاب: ۵۸

''جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت پہنچاتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

ایسے ہی طبرانی اوسط کی حسن سند والی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں بھی ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی وہ عنقریب ہی اسے پکڑے گا۔

پنجم:

تمباکو کو حرام قرار دینے کی پانچویں وجہ یہ ہے کہ اس کی خرید پر روزانہ، ماہانہ اور سالانہ جتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ اسراف اور تبذیر اور فضول خرچی شمار ہوتا ہے۔ اور فضول خرچی تو حلال ومباح اشیاء میں بھی جائز نہیں اور فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے سورہ اسراء یا بنی اسرائیل میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ وَ كَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (۲۶)

''فضول خرچی مت کرو، فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

اور جب مباح وحلال اشیاء میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کے بھائی

(۲۶) سورۃ الاسراء: ۲۶-۲۷

کہا گیا ہے تو جو شخص تمبا کو جیسی مضر صحت چیز کے لئے فضول خرچی کرے اس کا کیا انجام ہوگا جبکہ صحیح بخاری و مسلم میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (۲۷)

"جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں (یعنی اسے ممنوع کاموں میں صرف کرتے ہیں) قیامت کے دن وہ جہنم رسید کئے جائیں گے۔"

جبکہ بخاری شریف میں ایک اور ارشاد نبوی بھی ہے جس میں مال ضائع کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ (۲۸)

اس سے بڑھ کر ضیاع اموال اور کیا ہوگا کہ اسے آگ کی نذر کر دیا جائے اگر کوئی شخص کرنسی نوٹ کو آگ لگا دے تو ہم جھٹ سے اس پر جنون و پاگل پن کا فتوی داغ دیتے ہیں اور جو شخص نہ صرف مال بلکہ اپنی صحت اور جان کو بھی سگریٹ اور تمبا کو کی دھیمی دھیمی آنچ سے جلا کر راکھ کر رہا ہو، اس کے بارے میں کیا کہا جائے گا۔ (۲۹)

(۲۷) صحیح بخاری: ۲۹۵۰

(۲۸) صحیح بخاری: ۲۲۷۷، مسلم : ۵۹۳

(۲۹) التدخین فی ضوء العلم الحدیث : ۲۳ بتصرف و اضافات مفیدہ

مختلف مکاتب فکر کے فقہاء و علماء کی تصریحات

۱- حنفیہ:

معروف حنفی عالم و فقیہ اور شارح بخاری علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ اپنے رسالہ "تحریم التدختین" میں فرماتے ہیں کہ تمبا کو نوشی چار وجوہات کی بناء پر حرام ہے۔

پہلی وجہ:

یہ کہ معتبر اطباء کی تحقیقات و اطلاع کے مطابق تمبا کو مضر صحت ہے اور جو چیز ایسی ہو اس کا استعمال بالاتفاق حرام ہے۔

دوسری وجہ:

تمبا کو ماہرین طب کے نزدیک بالاتفاق ان مخدرات و مفترات میں سے ہے جن کا استعمال شرعاً منع ہے کیونکہ (ابوداؤد اور) مسند احمد میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَ مُفْتِرٍ (۳۰)

"نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور اور جسم میں فتور بپا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔"

اور تمبا کو اطباء کے نزدیک بالاتفاق مفتر ہے اور تمبا کو یا دیگر اشیاء کے بارے میں اطباء کی رائے متقدمین و متاخرین تمام فقہاء کے نزدیک حجت ہے۔

(۳۰) مختصر ابی داؤد للمنذری مع معالم السنن خطابی و تہذیب ابن قیم ۲۶۹/۵، الفتح الربانی، ترتیب و شرح مسند احمد الشیبانی علامہ احمد عبدالرحمن البناء ۱۳۱/۱۷

تیسری وجہ:

یہ کہ اس کی بدبو بڑی مکروہ سی ہوتی ہے جو تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ خصوصاً صحیح بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلاً فَلْیَعْتَزِلْنَا وَ الْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ

''جس نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے الگ رہے اور ہماری مسجد سے بھی دور رہے بلکہ اسے چاہئے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔''

اور یہ بات معروف و معلوم ہے کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بدبو لہسن اور پیاز کی بدبو سے کسی طرح بھی کم مکروہ نہیں ہے۔

چوتھی وجہ:

یہ کہ فضول خرچی ہے اور اس میں ضرر سے خالی کوئی بھی مباح نفع نہیں ہے بلکہ ماہرین کے نزدیک اس میں یقینی ضرر ہے۔ (۳۱)

شیخ ابوالحسن عمر بن احمد مصری:

علمائے احناف میں سے ہی ایک دوسرے شیخ ابوالحسن عمر بن احمد مصری کہتے ہیں:

''صحیح شرعی آثار و نقول اور صریح عقلی دلائل و براہین تمباکو نوشی کے حرام ہونے کا اعلان کرتی ہیں یہ ۱۰۰۰ھ کے قریب کی پیداوار ہے اور اس کا ظہور

۳۱- بحوالہ فتوی فی حکم شرب الدخان سماحۃ الشیخ محمد بن ابراهیم مفتی الدیار السعودیہ : ص ۵۰۳ طبع دار الافتاء

سب سے پہلے یہود و نصاریٰ اور آتش پرست مجوسیوں کے علاقوں میں ہوا، اور وہاں سے ایک یہودی شخص جو اپنے آپ کو حکیم سمجھا کرتا تھا اسے ارض مغرب میں لایا اور لوگوں کو اس کے استعمال کی دعوت دی اور سب سے پہلے اسے روم میں ایک یہودی اٹکلین نامی عیسائی لایا اور اسے سوڈان میں پہنچانے والا پہلا شخص آتش پرست مجوسی تھا۔ پھر مصر و حجاز اور دوسرے ممالک میں یہ پہنچا۔''

اللہ تعالیٰ نے ہر نشہ آور چیز سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ نشہ آور چیز نہیں ہے تو اس سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے کہ یہ مخدر و مفتر ہے اور استعمال کرنے والے شخص کے ظاہری و باطنی اعضاء میں فتور بپا کرتا ہے اور ویسے بھی نشہ سے مراد مطلق عقل کو ڈھانپنا ہے۔ چاہے اس کے ساتھ شدید طرب و مستی نہ بھی ہو اور یہ حالت بلاشبہ تمباکو کا استعمال کرنے والے کو شروع میں ضرور پیش آتی ہے اور اگر اسے نشہ آور نہ بھی تسلیم کیا جائے تو مخدر و مفتر ہی سہی اور ایسی اشیاء بھی ابوداؤد اور مسند احمد میں مذکور حضرت ام سلمہؓ سے مروی ارشاد کی رو سے منع ہیں جس میں ہے:

انَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ مُسْکِرٍ وَ مُفْتِرٍ

''نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔''

علماء کرام نے کہا ہے:

''مفتر وہ چیز ہے جو ہاتھوں اور پاؤں میں ڈھیلا پن اور فتور پیدا کرے۔ تمباکو کے حرام ہونے کی دلیل کے طور پر تو صرف یہی حدیث کافی ہے جبکہ یہ مضر روح و بدن اور مفسد قلب ہونے کے علاوہ قویٰ کو کمزور کرتا ہے اور رنگ کو بدل کر زرد کر دیتا ہے اور ماہرین طب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ

مضر ہے بدن و مال، عزت و آبرو اور مروت ہر چیز کے لئے مضر ہے کیونکہ اس میں فاسقوں سے مشابہت پائی جاتی ہے اور وہ یوں کہ اسے عموماً فاسق لوگ ہی استعمال کرتے ہیں اور پھر اسے استعمال کرنے والے شخص کے منہ سے آنے والی بدبو بڑی خبیث و ناگوار ہوتی ہے۔" (۳۲)

انہی شیخ ابوالحسن عمر بن احمد مصری نے تمباکو کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ تمباکو ایک خبیث چیز ہے اور مصر و حجاز، روم اور یمن کے کثیر معتبر علماء کے نزدیک اس کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اور اس کی حرمت کے قول سے توقف کرنے والے شخص کے بارے میں موصوف نے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں اور لکھا ہے:

وَ حُرْمَتُهُ لَا يَتَوَقَّفُ فِيهَا اِلَّا مَخْذُوْلٌ مَكَابِرٌ مُعَانِدٌ قَدْ اَعْمَى اللّٰهُ بَصِيْرَتَهُ

"اور اس کی حرمت کے بارے میں صرف وہی توقف کر سکتا ہے جو معاند و متکبر ہو اور جس کی بصیرت کو اللہ نے مٹا دیا ہو۔"

آگے اس کی حرمت کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ خبیث و نشہ آور ہے (یا کم از کم مفتر ہے) جسم دل، دین اور مال کے لئے مضر ہے اور یہاں تک کہ لکھا گیا ہے کہ تمباکو کا استعمال کرنے والا جب اسے نہ پائے تو (اسے حاصل کرنے کے لئے خصوصاً جب پیسوں سے خرید سکنے کا موقع نہ ہو) انتہائی اخلاقی پستی پر اتر آتا ہے اور وہ اس کے فقدان کی حالت میں اور کثرت استعمال پر نشہ آور کی سی کیفیت میں ہوتا اور گوز مارتا پھرتا ہے اور خود اسے اس بات کا شعور و احساس بھی نہیں ہو پاتا۔" (۳۳)

لاحول و لا قوة الا باالله

---

(۳۲) بحواله فتوی فی حکم شرب الدخان، ص ٦٠٥

(۳۳) بحواله موقف الاسلام من الخمر ١٧٤، و قد نقله من الدلائل الواضحات للتو...

ان مذکورہ دو حنفی علماء کے علاوہ روم کے شیخ محمد الخواجہ عیسی الشہاوی، شیخ مکی بن فروخ، شیخ سعد البلغی المدنی اور شیخ ابوسعود مفتی استنبول (ترکی) بھی علماء احناف میں سے ہی ہیں اور انہوں نے بھی تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔ (۳۴)

شیخ صالح حنفی نے تمباکو کی حرمت کے بارے میں ایک رسالہ "فیض الرحیم الرحمن فی تحریم الدخان" لکھا ہے۔ (۳۵)

۲- علماء و فقہاء شافعیہ کی تحریمی تصریحات:

علمائے احناف کی طرح ہی شافعی علماء میں بھی کثیر اہل علم اسے حرام قرار دیتے ہیں چنانچہ فقہائے شافعیہ میں سے شیخ عبدالرحیم الغذی معروف عالم جو کہ شیخ النجم الغذی الشافعی کے نام سے مشہور ہیں وہ لکھتے ہیں:

"تمباکو جو کہ ۱۰۱۵ھ کی پیداوار اور (ان کے نزدیک) اس کا ظہور دمشق میں ہوا تھا، اسے استعمال کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ نشہ آور نہیں اگر ان کی یہ بات مان بھی لی جائے تو اس سے انکار ممکن نہیں کہ یہ مفتر ہے۔ اس بناء پر حرام ہے کیونکہ ابوداؤد و مسند احمد میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ

"نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔"

کبیرہ گناہ:

وہ مزید فرماتے ہیں:

"اس کا ایک دو مرتبہ استعمال تو کبیرہ گناہ نہیں البتہ اگر اس کے مسلسل استعمال پر اصرار کیا جائے تو پھر یہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔"

---

(۳٤) بحواله الخمر و سائر المسكرات ص ١٦١، و فتوى شيخ محمد ابراهيم : ٩

...ار العبين عن اضرار التدخين و التخرين للفيفى، ص ٥٠

صغیرہ گناہ کے کبیرہ بن جانے کی
پانچ وجوہات

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ کسی بھی صغیرہ گناہ کو پانچ وجوہات میں کسی ایک کے پائے جانے سے کبیرہ گناہ شمار کیا جاتا ہے۔ان میں سے:

① اس فعل پر اصرار کیا جائے۔

② اس فعل کے ارتکاب کو معمولی سمجھا جائے۔

③ اس کے ارتکاب پر فرحت وسرور کا اظہار کیا جائے۔

④ اس فعل کو لوگوں کے مابین اظہار فخر کا ذریعہ بنایا جائے۔

⑤ اس فعل کا صدور وارتکاب کسی عالم دین یا ایسے شخص سے ہو جس کی دوسرے اقتداء کرتے ہوں۔(۳۶)

الشیخ محمد بن ابراہیم نے کسی بھی صغیرہ گناہ کے کبیرہ ہو جانے کے لئے ان پانچ امور سے کسی ایک کا پایا جانا کافی قرار دیا ہے جبکہ تمباکو نوشی میں تو کوئی ایک نہیں بلکہ بعض لوگوں میں بیک وقت پانچوں اور کچھ لوگوں میں چار اسباب یکجا ہوتے ہیں۔ اصرار بھی ہوتا ہے کہ مسلسل استعمال کیا جاتا ہے اسے عموماً معمولی بھی سمجھا جاتا ہے اس کا استعمال خوشی خوشی بھی کیا جاتا ہے۔فخر ومباحات کے لئے اس کی مختلف اقسام اور متعدد طریقوں سے اس کے استعمال کا نظارہ بھی کیا جاتا ہے۔

یہ چار امور تو عام لوگوں میں یکجا ہوتے ہیں اور جو لوگ اہل علم یا مقتدیٰ قسم کے ہیں ان میں پانچوں ہی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

(۳۶) بحوالہ فتاوی شیخ محمد بن ابراھیم : ۷

شیخ محمد بن علان صدیقی:

علماء شافعیہ میں سے ہی ایک شیخ محمد بن علان صدیقی بھی ہیں جو کہ علماء حرمین شریفین میں سے الشیخ المحقق عبدالملک العصامی کے شاگرد اور امام نووی رحمہ اللہ کی معروف عالم کتاب ریاض الصالحین کی شرح دلیل الفالحین کے مولف ہیں جو کہ ۲۰ صفر ۹۹۶ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ۲۱ ذوالحجہ ۱۰۵۷ھ میں وفات پائی اور مکہ مکرمہ ہی کے قبرستان جنۃ المعلیٰ میں دفن کئے گئے۔رحمہ اللہ، رحمۃ واسعۃ۔ اور ان کی تاریخ پیدائش ووفات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے شباب کے زمانہ میں یہ تمباکو ظہور پذیر ہوا اور موصوف نے اس کا بڑا بروقت نوٹس لیا حتی کہ انہوں نے تمباکو کی حرمت کے بارے میں دو رسالے لکھے جن میں سے ایک کا نام "تحفۃ ذوی الادراک فی المنع من التنباک" ہے جبکہ دوسرا رسالہ "اعلام الاخوان بتحریم تناول الدخان" ہے۔(۳۷)

اس میں موصوف لکھتے ہیں:

''علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عقل کو تمام مخدرات اور مفترات سے محفوظ رکھنا واجب ہے اور تمباکو نوشی وتمباکو خوری کرنے والا ہر شخص اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ شروع میں تمباکو کا استعمال کرنے پر وہ چیز جو کسی بھی طرح عقل کو متغیر کردے یا اس کا استعمال کرنے پر وہ سر کو چکرا دیتا ہے لہذا اس کے حرام ہونے پر یہی دلیل کافی ہے کیونکہ ہر وہ چیز جو کسی بھی طرح عقل کو متغیر کردے یا اس کا استعمال عقل پر منفی اثر مرتب کرے، حرام ہے اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ   ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(۳۷) دلیل الفالحین، ص ۵۹، طبع بیروت

اوراس میں نشہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ مطلق عقل کوڈھانپ لیتا ہے اگر چہ اس میں شدید طرب و مستی نہ ہو اور بلا شبہ یہ بات ہر نئے استعمال کرنے والے کومحسوس ہوتی ہے اور یہ بات کہ جب کوئی شخص اس کے استعمال کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس کیفیت سے دوچار نہیں ہوتا۔ یہ اس کے حرام ہونے کے ثبوت کو مضر نہیں ہے کیونکہ عادی تو اگر کوئی شراب کا بھی ہو جائے اس میں تو وہ بھی کوئی خاص تغیر واقع نہیں کرتی مگر اس کے باوجود شراب حرمت کے حکم سے خارج نہیں ہو پاتی کیونکہ عقل میں تغیر واقع کرنا دراصل اس کا خاصہ ہے اور یہی معاملہ تمباکو کا بھی ہے۔" (۳۸)

ان دو شافعی علماء وفقہاء کے علاوہ شافعی علماء یمن میں سے شیخ ابراہیم بن جمعان ،ان کے شاگرد شیخ ابوبکر الاہدل، ایسے ہی شیخ قلیوبی، شیخ بجیرمی، اور دوسرے کثیر علماء شافعیہ نے بھی تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کو حرام قرار دیا ہے۔ (۳۹)

۳-علماء وفقہاء مالکیہ:

علماء وفقہاء حنفیہ وشافعیہ کی طرح ہی کثیر علماء مالکیہ نے بھی تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے اور صرف تمباکو کی حرمت پر ہی بس نہیں کیا بلکہ اس پر مرتب ہونے والے دیگر احکام کی بھی صراحت کردی ہے۔

چنانچہ فقہاء مالکیہ میں سے ساکنِ مکہ مکرمہ شیخ خالد احمد بن عبداللہ المالکی فرماتے ہیں:

"تمباکو نوشی کرنے والے شخص کی امامت جائز نہیں اگر چہ وہ اس کا مستقل

(۳۸) بحواله موقف الاسلامی ص ۱۷٤-۱۷٥ ، نقله من الدلائل الواضحات ص ۱۷۱ و قد اشار الی مولفات و قول ابن علان کل من المشائخ : محمد بن ابراهیم فی فتواه ص ۹، و احمد بن حجر آل بوطامی فی کتابه الخمر : ۱٦٠

(۳۹) الخمر ایضاً ص ۱٦٠، والفتوىٰ ص ۹

عادی بھی نہ ہو اور راجح قول کے مطابق ایسے شخص کے پیچھے ادا کی گئی نماز باطل ہے۔ اسی طرح اس شخص کی شہادت بھی نا قابل قبول اور باطل ہے اور تمباکو نیز کسی بھی دوسری نشہ آور چیز کی تجارت کرنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم (۴۰)

ایسے ہی مختصر الخلیل کی شرح لعبدالباقی کے محشی شیخ کنون نے تمباکو کے بارے میں طویل گفتگو کے بعد لکھا ہے کہ متاخرین میں سے اکثر علماء شدت کے ساتھ اس کے ممنوع ہونے کے قائل ہیں ان میں سے محقق عالم شیخ ابوزید عبدالرحمٰن الفاسی کہتے ہیں:

"جس قول پر بلا استثناء اعتماد کیا جا سکتا ہے اور جس میں دین و دنیا کی اصلاح وفلاح ہے اور جس کا اعلان تمام بلادِ اسلامیہ میں ہونا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ تمباکو نوشی حرام ہے کیونکہ کثیر ماہرین اور اصحاب تجربہ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ بھی جسم کے اعضاء میں ڈھیلا پن اور فتور پیدا کرتا ہے یعنی مخدر ومفتر ہے لہذا ایک طرح سے یہ بھی شراب جیسا ہی ہوا اور شراب کے نشہ کی ابتدائی حالت میں یہ بھی اس کا شریک ہے۔"

ایسے ہی فقہاء مالکیہ میں سے بلاد مغرب و مراکش کے شیخ ابوالغیث القشاش، شیخ ابراہیم اللقانی اور ان کے استاد شیخ سالم السنہوری، شیخ احمد السنہوری البہوتی اور دیگر کثیر علماء بھی اس کے حرام ہونے کے قائل ہیں۔ (۴۱)

۴-علماء وفقہاء حنابلہ:

مذکورہ مذاہب ثلاثہ کے علماء کی طرح ہی حنابلہ کا معاملہ بھی یہی ہے کہ ان میں سے کثیر اہل علم تمباکو کے حرام ہونے کے قائل ہیں بلکہ چند ایک غیر معتد بہ لوگوں کو چھوڑ کر حنبلی علماء کا تمباکو کی حرمت پر اجماع ہے۔

(٤٠) فتوىٰ شيخ محمد بن ابراهيم ص ۸، ۹ و موقف الاسلام ص ۱۷٤، نقله عن الدلائل الواضحات للتويجرى : ۱٦۹، التدخين فى صوء العلم الحديث ص ۲٤

(٤١) الخمر و سائر المسكرات ص ۱٦٠، ۱٦۱، و فتوى الشيخ محمد بن ابراهيم ص ۹

الشیخ عبداللہ بن محمد:

شیخ عبداللہ بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ تمباکو کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ارشادات اور اہل علم کے جو اقوال ذکر کئے ہیں ان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ تمباکو جس کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے، یہ حرام ہے اور ہمارے نزدیک تواتر اور مشاہدہ سے اس کا بعض اوقات نشہ آور ہونا ثابت ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ اسے استعمال کرنے والا دو ایک دن ترک کرنے کے بعد دوبارہ اسے استعمال کرے۔ اس حالت میں یہ نشہ آور اور عقل کو زائل کرنے والی چیز ہے۔'' (۴۲)

اور موصوف نے اپنے اس فتویٰ سے پہلے متعلقہ احادیث و احکام اور دیگر علماء و فقہاء کے اقوال بھی نقل کئے ہیں جن میں سے شارح ریاض الصالحین، ابن علان صدیقی کا تحریم تمباکو کے متعلق فتویٰ اور اقوال ذکر کئے ہیں جو کہ پیچھے تحریر کئے جا چکے ہیں۔ اور انہوں نے انہیں برقرار رکھا ہے۔ گویا ان الفاظ پر ان کی موافقت کی ہے۔

الشیخ محمد بن ناصر:

علماء حنابلہ میں سے ہی شیخ محمد بن ناصر بن معمر رحمہ اللہ سے جب تمباکو کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ تمباکو نبی اکرم ﷺ کے ارشاد:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ فِيْ لَفْظٍ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ کی رو سے حرام ہے

ایسے ہی دوسری حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

مَا اَسْكَرَ كَثِيْرَةٌ فَمِلْ ءَ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

(۴۲) فتویٰ شیخ محمد ابراهیم ص ۷۰۶، و نقله عنه صاحب موقف الاسلام ص ۱۷۶، و كذالك فی التدخین فی ضوء علم الحدیث، ص ۲۴

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی چلو بھر مقدار بھی حرام ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہر نشہ آور چیز کے بارے میں عام ہے اور آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کئے گئے تھے اور علماء کرام نے ان احادیث کو مذکورہ موضوع پر نص قرار دیا ہے اور موصوف نے تمباکو نوشی کرنے والے کو چالیس کوڑوں کا مستوجب قرار دیا ہے۔ (۴۳)

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن:

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اباطین فرماتے ہیں کہ ہم تمباکو کو دو علتوں یا وجوہ و اسباب کی بناء پر حرام کہتے ہیں:

❶ ان میں سے پہلی وجہ یہ ہے کہ اسے استعمال کرنے والا اگر کچھ مدت کے لئے اسے نہ پائے اور جب پائے تو استعمال کرے ایسی صورت میں یہ اس کے لئے نشہ آور ہوگا اور اگر نشہ آور نہ ہو تو کم از کم جسم میں ڈھیلا پن اور فتور تو ضرور ہی پیدا کرے گا۔ جبکہ (ابوداؤد) مسند احمد میں (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) ایک مرفوع حدیث مروی ہے:

اَنَّهُ ﷺ نَهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ

''کہ ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا۔''

❷ اس کے حرام ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ غیر عادی کے لئے یہ بدبودار و خبیث چیز ہے اور علماء کرام نے ارشاد الٰہی: **''و یحرم علیهم الخبائث''** سے اس کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے اور جو شخص اس کا عادی ہو جائے اس کے نزدیک یہ

(۴۳) موقف الاسلام ۱۷۶ - ۱۷۷ نقلاً عن الدلائل الواضحات ۱۷۳ - ۱۷۴

بدبودار و خبیث نہیں ہوتا۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں کیونکہ گوبر کا کیڑا ''گبریلا'' تو پاخانے کو بھی بدبودار و خبیث نہیں سمجھتا۔ (۴۴)

شیخ محمد حیات مدنی:

شیخ محمد حیات مدنی نے فرمایا ہے:

''بعض علماء کا کہنا ہے کہ تمباکو حرام ہے اور اس کے حرام ہونے کے دلائل میں سے دینی و دنیوی ہر قسم کے فائدے سے خالی ضیاع اموال ہے اور اس میں اسراف اور فضول خرچی بھی ہے جو کہ ارشاد الٰہی "ولا تسرفوا" کی رو سے ممنوع ہے۔ ایسے ہی ارشاد الٰہی ہے " ولا تبذر تبذیرا" کی رو سے بھی اس کی ممانعت ہے اور ایک اور ارشادِ الٰہی میں ہے "ولا تؤتو السفهاء اموالكم" اور احمقوں کو اپنا مال مت دو۔ اور اس سے بڑھ کر حماقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص بلا فائدہ اپنا مال جلا ڈالے اور یہ چیز خبیث بھی ہے اور اسے استعمال نہ کرنے والا ہر شخص اور استعمال کرنے والے شخص کے ساتھ نہ رہنے والے لوگ اسے خبیث سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " ويحرم عليهم الخبائث" کہ نبی اکرم ﷺ ان پر خبیث اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں اور اس کے استعمال سے بہت سے مضرات رونما ہوتے ہیں اور پھر یہ منہ کو بدبودار کر دیتا ہے جو ذکر الٰہی کا مقام ہے۔ ایسے ہی یہ ہونٹوں کا رنگ کالا کر دیتا ہے بہر حال اس میں کوئی خیر نہیں لہٰذا جس کے دل میں خوف الٰہی ہو اسے اس سے بچ جانا چاہئے اور اس کے قریب بھی نہیں پھٹکنا چاہئے اور یہ کسی مومن کے شایان شان بھی نہیں کہ وہ تمباکو نوشی جیسی عادت بنائے جو کہ ذکر الٰہی سے غافل کرنے والی ہے۔'' (۴۵)

---

(٤٤) فتویٰ مذکورہ ص ٧ - و نقلهٗ عنه فی الموقف ص ١٧٧ - و كذالك فی التدخين ص ٢٤

(٤٥) موقف الاسلام ١٧٥-١٧٦، و الدلائل الواضحات، ص ١٧١

الشیخ محمد بن ابراہیم:

سعودی عرب کے ایک سابق مفتی اعظم سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ کا فتویٰ بھی تمباکو کے بارے میں ہے، جس کے شروع میں موصوف لکھتے ہیں:

''تمباکو نوشی کے دھویں کے بدبودار و خبیث ہونے اور اس کے کبھی نشہ آور ہونے اور کبھی فتور پیدا کرنے والا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایسے ہی شرعی دلائل و نقل صحیح، عقل صریح اور معتبر اطباء کے اقوال کی بناء پر اس کے حرام ہونے میں بھی کوئی شبہ باقی نہیں۔''

پھر انہوں نے قرآن کریم کی ایک آیت اور دو حدیثیں نقل کی ہیں اور لکھا ہے کہ یہ آیت اور احادیث تمباکو کے حرام ہونے کی دلیل ہیں کیونکہ خبیث چیز کبھی نشہ آور ہوتی ہے اور کبھی فتور پیدا کرنے والی۔ اور اس بات سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا سوائے اس کے جو حس اور واقع کا منکر ہو اور آگے ابو داؤد و مسند احمد والی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث نقل کی ہے اور حافظ عراقی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے بھی "الجامع الصغير" میں اسے صحیح حدیث قرار دیا ہے۔

آگے ضیاع مال کی ممانعت والی حدیث نقل کی ہے اور تمباکو نوشی کو ضیاع اموال کا سبب قرار دیا ہے اور پھر مذاہب اربعہ کے متعدد علماء و فقہا کے اقوال نقل کئے ہیں اور تمباکو نوشی کے صحت جسم اور عقل پر مرتب ہونے والے آثار اور امراض قلب تپ دق اور ہارٹ اٹیک سے موت وغیرہ کا موجب تمباکو کو قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ عقل صریح کی روشنی میں بھی ایسی چیز حرام ہی قرار پاتی ہے اور متعدد ڈاکٹروں کی تحقیقات ذکر کر کے ثابت کیا ہے کہ طبی طور پر بھی یہ چیز حرام ہی قرار پاتی ہے۔ موصوف کا یہ

تفصیلی فتویٰ کتابی شکل میں سولہ صفحات پر مشتمل ہے جسے موجودہ دور میں دنیا کے غالباً سب سے بڑے اشاعتی وتبلیغی ادارے "الرياسة العامه لادارات البحوث العلميه والافتاء والدعوة والارشاد" نے شائع کیا اور مفت تقسیم کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اگلے سولہ صفحات پر محقق ومجتہد علامہ قصیم شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی کا فتویٰ بھی ہے۔ جس میں موصوف نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے اور اس دوسرے فتوی کے شروع میں کبار علماء اکیڈیمی (سعودی عرب) کے نائب صدر شیخ محمد عبدالرزاق عفیفی مدرسِ حرم مکی کا پانچ صفحات پر مشتمل تعارفی مقدمہ ہے جس میں موصوف نے بھی تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن سعدی موصوف کے فتویٰ پر دو تائیدی تقریظات بھی ہیں جن میں سے پہلی شیخ عبداللطیف بن ابراہیم آل الشیخ المدیر العام للمعاہد والکلیات کی، اور دوسری شیخ عبدالمہیمن ابوالسمع امام مسجد حرام کی ہے اور دونوں نے بھی مذکورہ فتویٰ یعنی تمباکو کو حرام قرار دینے کی بھرپور تائید کی ہے۔

ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور:

اسی طرح سعودی عرب کے علاقہ قصیم میں واقع ایک شہر بریدہ کے ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور ہیں انہوں نے اپنی کتاب "موقف الاسلام من الخمر" کے آخر میں تمباکو کے بارے میں بڑی تفصیلی گفتگو اور بحث کی ہے اور قول مختار اسی رائے کو قرار دیا ہے جس میں تمباکو کو حرام کہا گیا ہے۔(۴۶)

اور موصوف نے ہی تمباکو کے موضوع پر مستقل ایک کتاب "الدخان فی نظر الاسلام" بھی لکھی ہے۔

(۴۶) موقف الاسلام ص ۱۶۹ تا ۲۰۵

قاضی شیخ علی بن قاسم العفیفی:

ایسے ہی مکہ مکرمہ میں هيئة التميز یا بالفاظ دیگر وفاقی محکمہ شرعیہ کے قاضی شیخ علی بن قاسم العفیفی نے "الحوار المبين عن اضرار التدخين والتخزين" نامی کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے بھی تمباکو کو حرام قرار دینے والوں کی ہی تائید کی ہے۔(۴۷)

اختصار کے پیش نظر اپنی کتاب کے صفحہ ۵۰ اور ۵۱ پر انیس کتابوں کے نام مولفین سمیت ذکر کئے ہیں جن میں سے اکثر تو ہیں ہی تمباکو کی حرمت ومضرت کے بارے میں اور بعض تمباکو سے متعلقہ باب اور دوسری نشہ آور اشیاء کے ابواب بھی ہیں موصوف چونکہ شاعر بھی ہیں لہٰذا ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل اپنی کتاب میں دیگر کثیر اطباء وعلماء کے کلام نظم ونثر کے جواہر پارے جمع کر دیئے ہیں۔

شیخ احمد بن حجر آل بوطامی نے اپنی کتاب "الخمر وسائر المسكرات" کے آخر میں ایک فصل قائم کی ہے جو پانچویں ایڈیشن کے صفحہ ۱۵۵ سے ۱۶۶ تک ہے اور انہوں نے بھی مذاہب اربعہ کے متعدد علماء وفقہاء کے مختصر حوالے اور نام ذکر کئے ہیں جو کہ تمباکو کی حرمت کے قائل رہے ہیں اور خود بھی ان کی تائید کی ہے۔

پروفیسر ابراہیم بن محمد الضبیعی نے بڑے سائز کے ۹۶ صفحات پر مشتمل ایک کتاب "التدخين فی ضوء علم الحديث" لکھی ہے جس میں تمباکو کے خلاف عالمی سطح کی کوششوں اور طبی تحقیقات کے علاوہ فقہا مذاہب اربعہ اور علماء

(۴۷) الحوار المبین عن اضرار التدخین والتخزین ۶۰، ۱۰۶-۱۰۷

مجتہدین کے اقوال بھی جمع کئے ہیں جنہوں نے تمباکو نوشی کو حرام کہا ہے اور مختلف ممالک ومسالک کے علماء کی آراء کے پیش نظر لکھا ہے کہ یہ گویا تمام علماء کا اتفاق اور اجماعِ امت ہے۔ (۴۸)

تمباکو کی ممانعت ومضرت کے بارے میں ہی علماء عراق میں سے شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن السند نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "نصیحة الاخوان عن استعمال الدخان" ہے۔

شیخ محمد ولی الفلانی جو کہ علماء سوڈان میں سے ہیں۔ انہوں نے بھی ردتمباکو نوشی پر ایک رسالہ لکھا ہے جو کہ "غایة البیان فی تحریم الدخان" کے نام سے ہے۔

علماء مراکش میں سے شیخ محمد الجمالی نے "تنبيهه الغفلان فی منع شرب الدخان" نامی رسالہ لکھا ہے۔

اور شیخ عبدالملک العصامی نے "رسالہ فی تحریم الدخان" کے عنوان سے ایک بحث لکھی ہے۔

شیخ ابن باز کا فتویٰ:

دیگر کثیر علماء کی طرح ہی دورِ حاضر کے معروف عالم ومفتی سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ بھی تمباکو کی حرمت کا ہی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے اس کی تجارت اور اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ موصوف کے فتوی کی نص کا ترجمہ یہ ہے:

(۴۸) التدخين فی ضوء علم الحديث، ص ۲۵

"تمباکو نوشی ماہرین طب واہل تجربہ کے واضح کردہ زبردست نقصانات کے پیش نظر حرام ہے اور اس کی تجارت بھی جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام کر دیتا ہے جیسے شراب اور خنزیر وغیرہ۔ چنانچہ اس کی خرید وفروخت اس کی قیمت اور اس کا استعمال سب حرام ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس سے احتراز کرے اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اس سے اجتناب کی تاکید کرے۔ کیونکہ اس میں بر وتقویٰ کے امور میں تعاون کرنا اور مسلمانوں کا باہم ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنا پایا جاتا ہے۔"

اور اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کی طرف سے بھی اسی مفہوم کا فتویٰ صادر ہو چکا ہے۔ (۴۹)

سترہ ممالک کے علماء کا متفقہ فتویٰ:

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں انسداد منشیات پر عالمی کانفرنس بتاریخ ۲۷-۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۲۲-۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء منعقد ہوئی تھی جس میں سترہ ممالک کے علماء شریک ہوئے تھے اور متفقہ طور پر تمباکو کی حرمت کے فتویٰ کی تائید کی تھی۔

۴۹ مجلہ الدعوہ الریاض شمارہ ۹۸۲، بابت ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ
بمطابق ۱۱ مارچ ۱۹۸۵ء

علماء اہل حدیث

میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ

برصغیر کے محدث شہیر حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تائید و تصدیق کے ساتھ ایک فتویٰ صادر ہوا جو کہ **تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی** کے مولف علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا مرتب کردہ ہے۔ اس فتوی میں لکھا ہے کہ:

''حقہ نوشی ایک مضر چیز ہے اور اس کا ضرر ظاہر ہے جو شخص حقہ کا عادی نہ ہو وہ پانچ چھ کش اچھی طرح کھینچ کر دیکھ لے۔ دماغ چکر کھانے لگتا ہے آسمان و زمین اور دوسری ساری چیزیں گھومتی نظر آنے لگتی ہیں نفسانی اور جسمانی قویٰ اور افعال میں فتور و خلل پیدا ہو جاتا ہے اس حالت میں حقہ کش بجز اس کے کہ اپنے سر کو تھام کر چپ بیٹھ جائے یا زمین پر پڑ جائے۔ کوئی اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتا اور یہی حالت تمباکو کھانے میں بھی ہوتی ہے ایسی مضر چیز کو شریعت کب جائز رکھ سکتی ہے اور حقہ نوشی و تمباکو خوری کی عادت ہو جانے سے اس کا اصلی ضرر اور اس کا اثر مرتفع نہیں ہوتا بلکہ اس کا ضرر محسوس نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو جو لوگ افیون کی زیادہ مقدار کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں ان کو افیون کا ضرر محسوس نہیں ہوتا مگر کیا افیون کا جو ضرر ہے وہ ان سے مرتفع ہو جاتا ہے؟

ہم نے مانا کہ تمباکو جیسی مضر چیز کی عادت کر لینے سے اس کا ضرر مرتفع ہو جاتا ہے لیکن شریعت نے اس کی اجازت کہاں دی ہے کہ ایسی مضر چیز کو استعمال کر کے اس کے عادی بنو اور اپنے تئیں اس کا ایسا محتاج بنا رکھو کہ بغیر اس کے راحت اور چین میں خلل واقع ہو۔ وقت پر نہ ملنے سے بیٹ

پھول جائے، پائخانہ نہ آئے، کسل و کاہلی اور بدمزگی پیدا ہو۔ علاوہ بریں بجز اس کے منہ سے بدبو آئے مال اور وقت ضائع ہو اور کیا دھرا ہے۔ پس تمام مسلمانوں کو بالخصوص (اہل حدیث اور) متبعین سنت کو حقہ پینے اور تمباکو کھانے سے احتراز اور اجتناب چاہئے۔ اسی طرح ناک میں تمباکو بھرنے کی عادت ڈالنے سے بھی بچنا چاہئے اگرچہ ناک میں تمباکو استعمال کرنے سے وہ ضرر نہیں ہوتا جو اس کے کھانے اور پینے سے ہوتا ہے مگر اس کی بھی عادت ڈالنی اچھی بات نہیں۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ہر شئے میں اصل اباحت ہے۔ علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ ان اشیاء میں اصل اباحت ہے جو مضر نہیں ہیں اور جو اشیاء مضر ہیں۔ ان میں اصل اباحت نہیں ہے اور فتح البیان کی عبارت (جو ایک مفتی صاحب نے نقل کی ہے اور ہر چیز میں اصلی اباحت کا مفہوم لیا ہے اس عبارت کے الفاظ) ''من غیر ضرر'' اس مدعیٰ پر صاف دلالت کرتے ہیں اور معلوم ہوا کہ تمباکو ایک مضر شے ہے پس تمباکو اس مسئلہ میں داخل ہو کر مباح نہیں ہو سکتا۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم (۵۰)

مولانا علی محمد سعیدیؒ:

مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ آف خانیوال (ملتان) نے علمائے حدیث کے فتاویٰ کو جمع کر کے شائع کرنا شروع کیا تھا جس کی تیرہ جلدیں تو موصوف کی زندگی میں چھپ گئیں اور چودھویں جلد چھپنے سے پہلے وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ان کے پاس موجودہ مواد اور منصوبہ بندی کے مطابق یہ فتاویٰ پچیس جلدوں میں مکمل ہونا تھا مگر

بسا آرزو ہا کہ خاک شد

---

(۵۰) فتاوی نذیریہ ۲/ ۳، ۵، ۵، ۵، فتاوی علمائے حدیث ۱/ ۳۱، ۳۲

اس فتاوی میں موصوف نے اپنی رائے یوں دی ہے کہ:

''اضرار حقہ اور تمبا کو جو اطباء اور ڈاکٹروں نے بیان فرمائے ہیں وہ علماء ماہرین سے مخفی نہیں، اس لئے بھی (اہل حدیث اور) متبع سنت کے لئے حقہ نوشی لائق نہیں اور مزید تحقیق کے لئے ماہنامہ ''ہمدرد صحت، کراچی'' جلد ۳۹، شمارہ ۸، بابت اگست ۱۹۷۱ء کا مطالعہ کرنے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔'' (۵۱)

حقہ نوشی اور وضوء:

''اہل حدیث'' سوہدرہ، جلد ۱۵، شمارہ ۲۱ میں کسی کا سوال تھا:

سوال: حقہ پینا شرعاً کیسا ہے اس کے پینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اس پر اس دینی پرچہ نے جو جواب لکھا وہ یہ تھا:

الجواب: حقہ مکروہ ہے بلکہ اسراف وتبذیر کی دفعہ میں شمار ہو کر حرام کی حد تک پہنچ جاتا ہے ایسی بری چیز کو باوضو پینا طہارت کی توہین ہے۔ تقویٰ اس میں ہے کہ حقہ پینے کے بعد وضوء دوبارہ کیا جائے۔ (۵۲)

اور اس کے جواب میں یا فتوئ میں حقہ کا ذکر ہے جبکہ سگریٹ ہو یا حقہ یہ دونوں ہی تمباکو نوشی میں شامل ہیں:

(۵۱) فتاوی علمائے حدیث ۳۲/۱

(۵۲) بحوالہ فتاوی علماء حدیث ۷۴/۱

علماء دیوبند

مولانا خلیل الرحمٰن:

علماء برصغیر میں سے ہی ایک معروف دیوبندی عالم مولانا خلیل الرحمٰن بھی ہیں جو لکھتے ہیں:

''حقہ کشی میں علماء کا اختلاف ہے بعض حرمت کے قائل ہیں۔ بعض اباحت مع الکراہت کے اور بعض کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور درمختار کے حاشیہ رد المختار سے ایک اقتباس اسی مفہوم کا نقل کیا اور دوسرا اقتباس شیخ عبدالخالق زبیدی سے نقل کیا ہے جس میں وہ تمباکو کو مکروہ تحریمی قرار دیئے جانے کے قول کو احسن الاقوال واعدلها سمجھتے ہیں مگر خود مولانا خلیل الرحمٰن کا رجحان اباحت کی طرف ہے۔''

ایک دوسرے عالم سید محمد عبدالحفیظ ہیں وہ بھی مطلق اباحت کے قائل لگتے ہیں۔ (۵۳)

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی نے فتاویٰ دار العلوم دیوبند کے سوال نمبر ۱۵۰۷ کے جواب میں ایسا انداز اختیار فرمایا ہے جس سے ان کے نزدیک تمباکو کی حرمت نہیں بلکہ اباحت مترشح ہوتی ہے۔'' (۵۴)

لیکن یہ سب تسامحات علماء ہیں۔

تمباکو کے حرام ہونے کے بارے میں ہم نے کثیر علماء کی تصریحات ذکر کی ہیں اور انہوں نے اس کی حرمت کے دلائل میں سے شرعی نقول کے علاوہ اس کے ضرر رساں ہونے اور عقل صریح کے اعتبار سے بھی استدلال کیا ہے۔

(۵۳) فتاوی علماء حدیث ۱/۳۰-۳۱

(۵۴) فتاوی دار العلوم دیوبند ۱۷/٤، طبع اردو بازار، کراچی

تمباکو نوشی اور عقل صریح

عقل صریح کی رو سے اس کی حرمت پر استدلال کرتے ہوئے شیخ محمد بن ابراہیم اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں:

''کہ تواتر و تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے معلوم ہوا کہ تمباکو صحت و جسم اور عقل کے لئے مضر ہے اور اس سے بعض حالات میں موت واقع ہونے، غشی آنے، کھانسی، سل، تپ دق یا ٹی بی، امراض قلب اور ہارٹ اٹیک ہونے جیسے اضرار مشاہدہ میں آ چکے ہیں۔ ان اسباب کی بنا، پر عقل صریح بھی اس کے حرام ہونے کی متقاضی ہے کیونکہ جس طرح اسباب صحت اور حصول منافع کے ذرائع کا اختیار عقل صریح کا تقاضا ہے۔ اسی طرح ہی ضرر رساں اور مہلک اشیاء سے اجتناب بھی اس کا حتمی تقاضا ہے جس کا کوئی بھی صاحب عقل و دانش انکار نہیں کر سکتا۔ (۵۵)

اور اکابر علماء و اطباء نے کہا ہے:

''کہ شرعی نقطہ نظر تو ایک طرف رہا محض حفظان صحت اور ہلاکت و بربادی کے اسباب سے بچنے کے لئے بھی اس سے اجتناب واجب ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو ضعیف الجسم، کبیر السن اور بلغمی مزاج والے ہوتے ہیں۔'' (۵۶)

---

(۵۵) فتویٰ شیخ محمد بن ابراہیم

(۵۶) فتاویٰ مذکورہ، ص ۱۵

طبی تحقیقات اور تمباکو کے نقصانات

اب آیئے دیکھیں کہ اس کے طبی نقصانات کیا کیا ہیں؟ اس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ قدیم حکماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین چیزیں نقصان دہ ہیں اور ان تینوں سے اجتناب واحتراز ضروری ہے۔ ان میں سے:

① پہلی چیز ہے بدبو

② دوسری گرد وغبار

③ تیسری چیز ہے دھواں

اور تمباکو میں دو چیزیں جمع ہو جاتی ہیں بدبو بھی اور دھواں بھی۔ جبکہ تمباکو کا دھواں نیکوٹین وغیرہ کی وجہ سے عام دھویں سے زیادہ زہریلا ہوتا ہے اور پان یا نسوار کی شکل میں تمباکو خوری کرنے پر بھی اور دیگر مواد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ (۵۷)

تمباکو کے اضرار و نقصانات کو متعدد اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے تا کہ بات سمجھنے میں آسانی رہے۔

مضر صحت:

اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ کہ تمباکو مضر صحت ہے کیونکہ ماہرین طب کی تحقیقات کے مطابق صرف ایک سگریٹ کے تمباکو میں ۲۵۰ سے لے کر ۲۷۰ تک ایسے مادے پائے جاتے ہیں جن میں سے ہر مادہ اپنا ایک خاص اثر رکھتا ہے۔

پروفیسر ابراہیم بن محمد الصبیعی نے اپنی کتاب **التدخین فی ضوء علم الحدیث** کے صفحہ ۲۲ پر ۲۵۰ مادے ذکر کئے ہیں اور صفحہ ۵۰ تا ۵۳ پر متعدد مادوں کا تعارف بھی کرایا ہے۔

جب کہ شیخ علی بن قاسم الفیفی نے الحوار المبین عن اضرار التدخین والتحزین نامی کتاب کے صفحہ ۲۴ اور ۲۵ پر سولہ مواد کی نام بنام فہرست ڈاکٹر عبدالعزیز احمد شریف کی کتاب المکیفات اور مغربی ڈاکٹر ایچ کرس کی معرب کتاب الدخینۃ فی نظر طبیب کے حوالوں سے دی ہے اور اجمالی طور پر لکھا ہے کہ علماء طب نے تمبا کو اور اس کے دھویں میں پائے جانیوالے مادوں کا شمار ۲۷۰ کیا ہے جو کہ نقصان دہ کیمیائی مرکبات ہیں جن کا عقل و دماغ اور حواس خمسہ سے گہرا تعلق ہے۔

مگر یہ زہریلے مواد عموماً فوری طور پر اپنا اثر نہیں دکھاتے بلکہ استعمال کرنے والوں کے جسم میں امراض کے خلاف پائی جانے والی دفاعی قوتوں کے کم و بیش ہونے کی وجہ سے کم و بیش وقت میں اپنا اثر دکھاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمبا کو کو استعمال کرنے والے لوگوں پر ۲۰ سے ۳۰ سال کے بعد یہ اپنا نمایاں اثر دکھاتا ہے۔

تمبا کو میں پائے جانے والے ۲۵۰ یا ۲۷۰ مادوں میں سے بعض تو قدرے خفیف الاثر ہوتے ہیں۔ البتہ ۱۹ مادے ایسے ہیں جن کے بارے میں اطباء کا کہنا ہے کہ وہ بلا واسطہ کینسر کا سبب بنتے ہیں یا کم از کم کینسر کا سبب بننے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک مادہ نیکوٹین بھی ہے جو کہ ۳۰ فیصد کی مقدار میں پایا جاتا ہے جو سخت زہریلا ہے۔

اور دوسرا مادہ ٹار ہوتا ہے جو کہ پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث ہوتا ہے۔

ان دونوں مادوں کی ہلاکت خیزی و زہرناکی کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ خالص نیکوٹین کے دو قطرے اگر بلی یا کتے کے منہ میں ڈال دیئے جائیں تو وہ صرف تین منٹ کے اندر اندر

مرجاتا ہے اس کے پانچ قطرے اونٹ کے لئے پیام اجل بن جاتے ہیں۔ اور اس کے آٹھ قطرے گھوڑے کو مار دینے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ اور کسی بھی پرندے کی چونچ میں صرف ایک ہی قطرہ ڈال دیا جائے تو وہ صرف ایک ہی منٹ کے اندر اندر مرجائے گا اور انہی تجارب نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ نیکوٹین کے ایک گرام کا دسواں حصہ ایک انسان کو قتل کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے جسے بالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ یکے بعد دیگرے بلا انقطاع کوئی غیر عادی شخص اگر بیس سگریٹ پی لے تو یقیناً وہ موت کی وادی میں جا پہنچے۔ (۵۸)

نیکوٹین:

نیکوٹین نامی یہ مادہ تمبا کو کا استعمال کرنے والے شخص کس قدر اپنے پیٹ میں آہستہ آہستہ اتارتے ہیں۔ اس کا اندازہ ان اعداد و شمار سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ درمیانے درجے کی سگریٹ نوشی کرنے والا ایک شخص بیس سال میں ۱۱۰۰۰ (گیارہ ہزار) پیکٹ یا تقریباً بیس لاکھ (۲۰۰۰۰۰۰) سگریٹ پی جاتا ہے۔ اگر ان تمام سگریٹوں کو ایک دوسرے سے ملایا جائے تو ان کی لمبائی ساڑھے پندرہ کلومیٹر بن جائے۔ یا بالفاظ دیگر درمیانے درجہ کی سگریٹ نوشی کرنے والا شخص ایک سال میں پانچ سو گیارہ (۵۱۱) میٹر لمبا سگریٹ پی جاتا ہے۔ اور اگر اس بات کی تعبیر وزن کے پیمانوں سے کرنا ہو۔ تو یوں سمجھ لیں کہ یہ تمبا کو کے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) کلوگرام جن میں آٹھ سو گرام (۸۰۰) تو صرف نیکوٹین ہو جاتی ہے اور یہ مقدار دس ہزار (۱۰۰۰۰) انسانوں کی آبادی پر مشتمل ایک پورے شہر کو اپنے زہر سے ہلاک کرنے کیلئے کافی ہوتی ہے۔ یہ تو نیکوٹین کا حال ہے جسے تمبا کو استعمال کرنے والے کھاتے رہتے اور ہضم کرتے رہتے ہیں جو دیر بعد سہی مگر اپنا اثر ضرور دکھاتا ہے۔

---

(۵۸) فتوی، ص ۱۲، بتصرف و اضافہ

ٹار:

جب کہ دوسرا مادہ ٹار ہے جو کہ ایک کلوگرام تمباکو میں ستر (۷۰) ملی گرام کی مقدار سے پایا جاتا ہے۔ تو جو شخص ایک ماہ میں ایک کلو تمباکو استعمال کرتا ہے وہ بیس سال میں ایک سو ساٹھ (۱۶۰) کلوگرام ٹار اپنے پھیپھڑوں میں داخل کرتا ہے جو کہ پھیپھڑوں کی اندرونی جھلی سے چمٹا رہتا ہے اور مرورِ زمانہ کے بعد کینسر کی جڑیں بو دیتا ہے۔

وہ شخص جو آدھا پیکٹ روزانہ کے حساب سے بیس سال تک تمباکو نوشی کرتا ہے وہ تمباکو کا اتنا نچوڑا اپنے پھیپھڑوں تک پہنچاتا ہے جو پانچ ہزار چار سو (۵۴۰۰) گرام یعنی ساڑھے پانچ کلوگرام بنتا ہے۔ جس میں ۲۲ ملی گرام کی مقدار میں وہ مواد ہوتے ہیں جو کہ کینسر کا سبب بنتے ہیں۔ اور جو آدمی ایک پیکٹ روزانہ پیتا ہے وہ چوالیس (۴۴) ملی گرام کینسر پیدا کرنے والا مادہ پی جاتا ہے اور کچھ لوگ جو دو دو پیکٹ روزانہ پھونک دیتے ہیں وہ اٹھاسی (۸۸) ملی گرام مادہ حلق سے اتار لیتے ہیں۔

اور مادے کی زہرناکی کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے۔ جو کہ مغربی ممالک کے دو محققین نے ریسرچ و تحقیق کے دوران سگریٹ نوشی کے عادی فوت ہونے والوں کے پھیپھڑوں کو مائع وسیال شکل دے کر وہ پانی خرگوشوں کے کانوں پر ملنا شروع کر دیا تو انہیں جلد ہی کینسر ہو گیا۔ (۵۹)

---

(۵۹) التدخین فی ضوء علم الحدیث ۲۲، ۳۰ مفصلاً و موقف الاسلام ۱۷۸، ۱۷۹، مختصراً مقدمہ حکم شرب الدخان، للشیخ عبدالرحمن ناصر، سعدی ار عفیفی

تمباکو نوشی کے بارے میں بعض سروے رپورٹس

ہم نے تمباکو میں پائے جانے والے دو مادوں نیکوٹین اور ٹار کی ہلاکت خیزی ذکر کی ہے جو ماہرین طب کی طویل ریسرچ کا نتیجہ ہے۔ یہ اس بات کی شہادت ہے کہ اگرچہ تمباکو نوشی سے یہ تو نہیں ہوتا کہ تھوڑی سی تمباکو نوشی کرنے سے آدمی فوراً چارپائی سے لگ جائے یا موت کے منہ میں جا نکلے، لیکن اس سے انکار ممکن نہیں کہ یہ مدہم رفتار خودکشی سے کم بھی نہیں۔

ڈاکٹر دانیال ایچ کرس:

واشنگٹن ہسپتال میں اعصابی امراض کے ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر دانیال ایچ کرس کے مطابق تمباکو اپنے شکار کو بہت آہستہ آہستہ مارتا ہے۔ بلکہ تمباکو وہ قاتل ہے جو قتل بھی کرتا ہے اور قتل کا الزام بھی اپنے سر نہیں آنے دیتا۔ اور وہ اس طرح کہ یہ بالواسطہ مارتا ہے مثلاً تمباکو نوشی کرنے والا ایک مدت تک تمباکو نوشی کرتا رہتا ہے جب کسی کی موت واقع ہوتی ہے تو ڈاکٹر کی رپورٹ میں آجاتا ہے کہ یہ پھیپھڑوں یا دل کے کسی مرض یا کسی دوسرے مرض کی وجہ سے مرا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ امراض تمباکو نوشی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ہیفن امرسن:

کولمبیا یونیورسٹی کے ایک استاد ڈاکٹر ہیفن امرسن نے ایک رپورٹ تیار کی ہے جس کے مطابق ہارٹ اٹیک وسکتہ سے واقع ہونیوالی اموات اور عضلات واعصاب کی بیماریوں کے بڑھ جانے کا ایک اہم سبب تمباکو کا استعمال ہے۔ (۶۰)

---

(۶۰) التدخین فی ضوء علم الحدیث: ۳۰، ۳۱ وانظر ایضاً موقف الاسلام من الخمر: ۱۸۰

ٹار:

جب کہ دوسرا مادہ ٹار ہے جو کہ ایک کلوگرام تمباکو میں ستر (۷۰) ملی گرام کی مقدار سے پایا جاتا ہے۔ تو جو شخص ایک ماہ میں ایک کلو تمباکو استعمال کرتا ہے وہ بیس سال میں ایک سو ساٹھ (۱۶۰) کلوگرام ٹار اپنے پھیپھڑوں میں داخل کرتا ہے جو کہ پھیپھڑوں کی اندرونی جھلی سے چمٹا رہتا ہے اور مرورِ زمانہ کے بعد کینسر کی جڑیں بو دیتا ہے۔

وہ شخص جو آدھا پیکٹ روزانہ کے حساب سے بیس سال تک تمباکو نوشی کرتا ہے وہ تمباکو کا اتنا نچوڑا اپنے پھیپھڑوں تک پہنچاتا ہے جو پانچ ہزار چار سو (۵۴۰۰) گرام یعنی ساڑھے پانچ کلوگرام بنتا ہے۔ جس میں ۲۲ ملی گرام کی مقدار میں وہ مواد ہوتے ہیں جو کہ کینسر کا سبب بنتے ہیں۔ اور جو آدمی ایک پیکٹ روزانہ پیتا ہے وہ چوالیس (۴۴) ملی گرام کینسر پیدا کرنے والا مادہ پی جاتا ہے اور کچھ لوگ جو دو دو پیکٹ روزانہ پھونک دیتے ہیں وہ اٹھاسی (۸۸) ملی گرام مادہ حلق سے اتار لیتے ہیں۔

اور مادے کی زہرناکی کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے۔ جو کہ مغربی ممالک کے دو محققین نے ریسرچ و تحقیق کے دوران سگریٹ نوشی کے عادی فوت ہونے والوں کے پھیپھڑوں کو مائع و سیال شکل دے کر وہ پانی خرگوشوں کے کانوں پر ملنا شروع کر دیا تو انہیں جلد ہی کینسر ہو گیا۔ (۵۹)

(۵۹) التدخین فی ضوء علم الحدیث ۲۲، ۳۰ مفصلاً و موقف الاسلام ۱۷۸، ۱۷۹، مختصراً مقدمہ حکم شرب الدخان، للشیخ عبدالرحمن ناصر، سعدی ار عفیفی

تمباکو نوشی کے بارے میں بعض سروے رپورٹس

ہم نے تمباکو میں پائے جانے والے دو مادوں نیکوٹین اور ٹار کی ہلاکت خیزی ذکر کی ہے جو ماہرین طب کی طویل ریسرچ کا نتیجہ ہے۔ یہ اس بات کی شہادت ہے کہ اگرچہ تمباکو نوشی سے یہ تو نہیں ہوتا کہ تھوڑی سی تمباکو نوشی کرنے سے آدمی فوراً چارپائی سے لگ جائے یا موت کے منہ میں جا نکلے، لیکن اس سے انکار ممکن نہیں کہ یہ مدہم رفتار خودکشی سے کم بھی نہیں۔

ڈاکٹر دانیال ایچ کرس:

واشنگٹن ہسپتال میں اعصابی امراض کے ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر دانیال ایچ کرس کے مطابق تمباکو اپنے شکار کو بہت آہستہ آہستہ مارتا ہے۔ بلکہ تمباکو وہ قاتل ہے جو قتل بھی کرتا ہے اور قتل کا الزام بھی اپنے سر نہیں آنے دیتا۔ اور وہ اس طرح کہ یہ بالواسطہ مارتا ہے مثلاً تمباکو نوشی کرنے والا ایک مدت تک تمباکو نوشی کرتا رہتا ہے جب کسی کی موت واقع ہوتی ہے تو ڈاکٹر کی رپورٹ میں آجاتا ہے کہ یہ پھیپھڑوں یا دل کے کسی مرض یا کسی دوسرے مرض کی وجہ سے مرا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ امراض تمباکو نوشی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ہیفن امرسن:

کولمبیا یونیورسٹی کے ایک استاد ڈاکٹر ہیفن امرسن نے ایک رپورٹ تیار کی ہے جس کے مطابق ہارٹ اٹیک و سکتہ سے واقع ہونیوالی اموات اور عضلات و اعصاب کی بیماریوں کے بڑھ جانے کا ایک اہم سبب تمباکو کا استعمال ہے۔ (۶۰)

(۶۰) التدخین فی ضوء علم الحدیث ۳۰، ۳۱ و انظر ایضاً موقف الاسلام من الخمر: ۱۸۰

فوری اثر:

کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمباکو نوشی اپنا اثر فوراً ہی موت کی شکل میں دکھا دیتی ہے۔ چنانچہ سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم نے اپنے فتویٰ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے:

"دو بھائیوں نے سگریٹ نوشی کے مقابلہ کی ٹھان لی کہ آیئے دیکھیں کہ دونوں میں مسلسل زیادہ سگریٹ کون پیتا ہے، چنانچہ مقابلہ شروع ہوا تو ان میں سے ایک سترہواں سگریٹ مکمل کرنے سے پہلے ہی مر گیا۔ اور دوسرا مقابلہ جیت گیا مگر اٹھارواں سگریٹ مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ بھی موت کی آغوش میں جا گرا۔" (۶۱)

امریکی سرجیکل ایسوسی ایشن:

تمباکو کے مضرات ونقصانات کا اندازہ تو اس رپورٹ سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو امریکی سرجیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے پیش کی گئی جو ۳۰۰۰۰ (تیس ہزار) مریضوں کے سروے اور ایک ہزار دو سو (۱۲۰۰) اوراق پر مشتمل ہے۔ جس پر رپورٹ کے بعد امریکی وزیر صحت وثقافت نے کہا کہ اس رپورٹ کے خلاصہ پر طائرانہ نظر ڈالنے کے بعد ہمارے پاس شک کی مجال ہی نہیں رہی کہ تمباکو نوشی ایک مدہم رفتار خودکشی ہے۔

اس رپورٹ میں درج ہے کہ عورتوں میں شرح وفات ۱۹۵۸ء کی نسبت پانچ گنا بڑھ گئی ہے۔ یہ شرح اموات پھیپھڑوں کے کینسر سے مرنے والی عورتوں کی ہے اور اس کا سبب عورتوں میں تمباکو نوشی کے اضافے کو قرار دیا گیا ہے۔

(۶۱) فتوی ۱۴

مزید لکھا ہے کہ پستان کے کینسر سے بھی پھیپھڑوں کے کینسر کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے (جبکہ عورتوں کی تمباکو نوشی کے نتیجہ میں پستان کا کینسر ڈاکٹروں کے یہاں ایک معروف بات ہے)

امریکی ڈاکٹر:

ایک امریکی ڈاکٹر نے حمل والی عورت کے تمباکو نوشی کرنے کے نقصانات وخطرات پر بطور خاص تنبیہ کی ہے اور کہا ہے۔ کہ تمباکو نوشی کرنے والی عورت کے بچے کا پیدائشی وزن عام عورت کے بچے سے ۲۰۰ گرام کم ہو جاتا ہے۔ یہ صرف جسمانی نمود افزائش پر ہی اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ بچے کی عقل پر بھی برے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں سقوط حمل، قبل از ولادت اور کبھی جنین (حالت حمل کے بچے) کی وفات بھی رونما ہو جاتی ہے۔

اسی رپورٹ میں یہ بھی مذکور ہے کہ مرد و زن ہر دو میں تمباکو نوشی سے ہارٹ اٹیک کی شرح بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اس مرض کا شکار تمباکو نوشی کرنے والی عورتیں دوسری عام عورتوں سے دس گنا زیادہ ہوتی ہیں۔ (۶۲)

پروفیسر ڈیمونڈ یالمیر:

جون ہوپکینز یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈیمونڈ یالمیر نے ایک سروے رپورٹ مرتب کرنے کے لئے مختلف قسم کے بیس ہزار (۲۰۰۰۰) لوگوں کی الگ الگ فائلیں کھولیں جن میں سے بعض بکثرت تمباکو نوشی کرنیوالے، بعض درمیانے درجے کے تمباکو نوشی کرنے والے اور بعض اس عادت سے بَری لوگوں کی فائلیں تھیں۔ موصوف

(۶۲) بحواله التدخين في ضوء علم الحديث ۴۲-۴۳ بالاختصار و موقف الاسلام من الخمر ۱۸۳-۱۸۴

نے یونیورسٹی میں اپنے متعلقہ شعبہ میں ان فائلوں میں بیس ہزار (۲۰۰۰۰) افراد کے احوال صحت ومرض پر ۱۹۱۹ء میں ریسرچ شروع کی جو ۱۹۴۰ء میں مکمل ہوئی۔ اور اس اکیس سالہ طویل مدت پر مشتمل سروے کے نتیجہ میں جو رپورٹ تیار کی وہ چند الفاظ میں کچھ یوں تھی:

''تمباکونوشی حیات انسانی پر سخت اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہ عادت اپنی کثرت وقلت کے تناسب سے لوگوں کی عمر میں کمی پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ جو لوگ تمباکونوشی نہیں کرتے وہ عموماً درمیانے درجہ کی تمباکونوشی کرنے والوں سے طویل العمر ہوتے ہیں اور درمیانے درجے کی تمباکو نوشی کرنے والے لوگ بکثرت تمباکونوشی کرنے والوں سے طویل العمر ہوتے ہیں۔'' (۶۳)

ڈاکٹر حجر بن احمد:

ڈاکٹر حجر بن احمد بن حجر آل بوطامی آف قطر تو لکھتے ہیں۔ کہ تمباکونوشی کرنے والا اپنی کل عمر سے ۸ سے لے کر ۱۲ سال تک کا عرصہ کم کر لیتا ہے اور ہر ایک سگریٹ کے عوض وہ ۱۵ سے لے کر ۱۸ منٹ تک اپنی زندگی کے حصہ سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ (۶۴)

ایک مغربی ڈاکٹر:

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ تمباکونوشی پھیپھڑوں کے کینسر کی بلاواسطہ سبب بنتی ہے۔ حتی کہ ایک مغربی ڈاکٹر نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ایک عجیب طریقہ

(٦٣) بحواله مقدمه حكم شرب الدخان للشيخ عبدالرحمن السعدى از محمد عبدالرزاق عفيفى ص ٢٣، والحوار المبين للفيفى ص ١٠١

(٦٤) الخمر وسائر المسكرات: ١٦٢

اختیار کیا۔ وہ یوں کہ اس نے تجربہ کرنے کے لئے کچھ چوہے پکڑے اور ان کی جلد پر روزانہ سگریٹ کے دھویں کا محلول ڈالنا شروع کیا۔ اور ابھی پندرہ ہی دن گزرے تھے کہ ان چوہوں پر کینسر کا ورم ظاہر ہو گیا۔ جبکہ یہ حقیقت اپنی جگہ ناقابل تردید ہے کہ تمباکونوشی نہ کرنے والوں کے پھیپھڑوں کے کینسر کی کوئی مثال نہیں ملتی یا انتہائی نادر ہے۔ ورنہ ۱۹۶۳ء میں صرف امریکہ میں اکتالیس ہزار (۴۱۰۰۰) افراد لقمہ اجل بنے اور اس سال برطانیہ میں پھیپھڑوں کے کینسر کی وجہ سے موت کے منہ میں جانے والوں کی تعداد پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) ہے۔ (۶۵)

امریکی صدر ہووَر:

ایک امریکی صدر ہووَر نے کہا تھا۔ کہ اس دنیا میں تمباکونوشی سے بڑھ کر ہمارے بیٹوں اور بیٹیوں کی صحت، صلاحیت، ثقافت اور اخلاقیات کو ہلاک کرنے والی دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔

ماہر تربیت ڈیوڈ سٹار جورڈن:

ایک معروف، ماہر تربیت، ڈیوڈ سٹار جورڈن کا کہنا ہے کہ:

''تمباکونوشی کرنے والے نوجوانوں کی مثال اس سیب کی طرح ہے جو پکنے اور اتارنے کے اصل وقت سے بہت پہلے کچا ہی گر جاتا ہے۔'' (۶۶)

(٦٥) بحواله من اضرار المسكرات و المخدرات از عبدالله بن جار الله: ٤٨، طبع جامعة الامام بالرياض

(٦٦) الحوار المبين للفيفى: ١٠٢-١٠٣

کینسر کے علاوہ تمباکو سے پیدا ہونے والے امراض

ہم نے تمباکو کے اضرار ونقصانات واضح کرنے کے لئے بعض سروے رپورٹس ذکر کی ہیں۔ اور ان کے ہوش ربا نتائج بھی آپ کے سامنے رکھے ہیں ان رپورٹس میں صحت پر تمباکو کے نقصانات کا اجمالی تذکرہ ہے۔ اور ان میں سے زیادہ تر رپورٹس کا محور و مرکز کینسر ہے اور وہ بھی پھیپھڑوں کا کینسر۔

جب کہ تمباکو ہی منہ، گلے، نظام انہضام، آنتوں (جنہیں پنکریاس کہا جاتا ہے) مثانے اور دل کے کینسر کا سبب بھی بنتا ہے۔ اور شاید یہ بات کسی لمحہ فکریہ سے کم نہ ہو کہ پچاس ساٹھ سال پہلے تک کینسر نام کی بیماری نام کو نہ تھی۔ حتی کہ پھیپھڑوں کا پہلا کینسر کیس ۱۹۳۰ء میں ریکارڈ پر آیا تھا اور پھر جیسے جیسے تمباکو نوشی زوروں پر آتی گئی کینسر کا مرض بھی زور پکڑتا گیا۔ (۶۷)

تمباکو سے پیدا ہونے والی دوسری تمام بیماریوں کا بھی اگر کچھ تفصیل سے ذکر کیا جائے تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔ لہٰذا مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ تمباکو نوشی و تمباکو خوری سے:

① سرطان یا کینسر کی مختلف اقسام کے علاوہ بلڈ پریشر کا مرض بھی رونما ہو سکتا ہے۔

② تمباکو کا استعمال کھانے پینے کی طلب کو کم کر دیتا ہے۔ اور نظام انہضام میں خلل پیدا کر دیتا ہے۔ بلکہ اسے بگاڑ کر رکھ دیتا ہے جس سے جسم کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

(۶۷) التدخين في ضوء علم الحديث ۵۵-۵۶

③ اس سے بصارت پر بھی بڑا برا اثر پڑتا ہے حتی کہ نظر کمزور ہوتی جاتی ہے۔

④ کھانسی اور بلغم کا باعث بھی عموماً تمباکو ہی بنتا ہے۔

⑤ تمباکو نوشی ضیق تنفس اور سل وتپ دق یا ٹی بی کا باعث بھی بنتی ہے۔

⑥ تمباکو کا استعمال جلد بڑھاپے تک پہنچا دیتا ہے۔

⑦ ایسے ہی میڈیکل سائنس نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے، کہ تمباکو مرد وزن ہر دو کو جنسی قوت کے اعتبار سے بھی سخت نقصان دیتا ہے۔ حتی کہ بعض حالات میں لوگوں کو اس اعتبار سے وہ بالکل ناکارہ کر دیتا ہے اور جب وہ جا بجا علاج کروانے کے دوران تمباکو نوشی ترک نہیں کرتے تو انہیں کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اطباء اور ڈاکٹر اس وقت تک ایسے شخص کے علاج کا آغاز ہی نہیں کرتے جب تک مریض تمباکو نوشی کلیۃً ترک نہ کر دے۔ (۶۸)

امریکہ کے ایک علم ولادت اور نسوانی امراض کے جریدے میں لیڈی ڈاکٹر سٹیمپسن نے ۱۹۵۷ء میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی مذکور تھا کہ تمباکو نوشی کرنے والی خواتین میں ایام حیض کی بے ترتیبی عام عورتوں کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے۔ جو کہ ایک بیماری ہے اور طبی طور پر یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ تمباکو نوشی کا اثر جنین (حالت حمل کے بچے) پر بھی پڑتا ہے۔ بلکہ ڈاکٹر زہیر السباعی کے بقول نیکوٹین کبھی تو جنین کو عجیب الخلقت بھی بنا دیتا ہے۔

برطانیہ سے شائع ہونے والے ایک میڈیکل میگزین (لانسیٹ) میں دو

(۶۸) للتفصيل التدخين في ضوء علم الحديث ۵۸-۶۳-۸۰ موقف الاسلام ۱۷۸-۱۹۰، الخمر و سائر المسكرات ۱۶۴ ۱۶۶ من اضرار المسكرات و المخدرات ۴۷-۴۸

رپورٹیں ایسی شائع کی گئی ہیں ۔ جو سات ممالک کی درمیانی عمر کی تین ہزار پانچ سو (۳۵۰۰) عورتوں پر کئے گئے سروے پر مشتمل ہیں جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے:

''تمباکونوشی نہ کرنے والی عورت میں صلاحیت ولادت کی مدت زیادہ ہوتی ہے اور جو عورت جتنی زیادہ تمباکونوشی کرتی ہے ۔ اتنی ہی یہ مدت کم ہو جاتی ہے ۔'' (۶۹)

ڈاکٹر محمد علی البار نے اپنی کتاب التدخين وا ثره علی الصحة میں لکھا ہے :

''یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکونوشی جنسی قوت کو کمزور کر دیتی ہے ۔ اور عورتوں میں سقوط حمل اور کبھی کبھی بانجھ پن کا باعث بھی بنتی ہے ۔ اور تمباکونوشی کرنے والا والد ہو یا والدین ، ان کے دودھ پیتے بچوں پر بھی وہ برا اثر ڈالتی ہے ۔'' (۷۰)

---

(٦٩) التدخين فی ضوء علم الحديث ٧١، ٧٦ مختصراً

(٧٠) بحواله من اضرار ٥٨

غیر تمباکونوشوں پر برے اثرات

یہ بات غالباً اکثر لوگوں کے لئے باعث تعجب ہے کہ جو شخص تمباکونوشی نہیں کرتا ، تمباکونوشی کرنے والوں کے فعل کا اس پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے اور یہ بات باعث تعجب اس لئے ہے کہ جو تمباکونوشی کرتا ہی نہیں آخر اس کا کیا قصور ہے؟ مگر یہ ایک حقیقت ہے اور اسے میڈیکل رپورٹس نے ثابت بھی کر دیا ہوا ہے ۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر زہیر السباعی لکھتے ہیں کہ:

''علماء نے اس بات کا انکشاف بھی کیا ہے کہ تمباکونوشی کا نقصان صرف تمباکونوشی کرنے والوں تک ہی محدود نہیں رہتا ۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی پہنچتا ہے جو خود تو تمباکونوشی نہیں کرتے مگر ایسی ہوا میں سانس لیتے ہیں جو تمباکو کے دھویں سے بھری ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ سگریٹ نوشی کرنے والے افرادِ خانہ کے بچوں کا طبی معائنہ کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ان کی نبض تیز اور ان کے خون میں دباؤ (بلڈ پریشر) زیادہ ہوتا ہے ۔''

ایسے ماحول میں پرورش پانے والے بچے عموماً نظام تنفس کی بیماریوں میں دوسروں کی نسبت زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔ اور اس بات کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ لندن میں نفسیاتی طب کے انسٹیٹیوٹ کے تابع ایک یونٹ نے بیس ایسے لوگوں کا معائنہ کیا جو خود تو تمباکونوشی کرنے والے نہیں تھے ۔ مگر ایک گھنٹہ کے لئے دوسرے تمباکونوشی کرنے والے لوگوں کے ساتھ ایک ایسے کمرے میں بیٹھے رہے جہاں ہوا کی نکاسی کا معقول انتظام نہ تھا ۔ اور بیسوں کے خون کو چیک کیا گیا تو بڑا پریشان کن نتیجہ یہ سامنے آیا کہ ان میں سے ہر کسی کے

خون کی شریانوں میں فرسٹ آکسیڈ کاربن کی اتنی مقدار آ گئی ہے گویا ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک سگریٹ خود پیا ہے۔

ایسے ہی لندن سے شائع ہونے والے ایک میڈیکل میگزین لیٹ اینڈ Late End نے اپنی ایک اشاعت میں ایک مقالہ نشر کیا جس میں اس موضوع پر گفتگو کی گئی تھی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فرسٹ آکسیڈ کاربن دھواں دھار فضا میں سانس لینے سے خون کی شریانوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور سانس کے ذریعے جو دھواں انسان کے اندر جاتا ہے اس میں نقصان دہ مواد، ٹار، نیکوٹین، پنسرین، اور نائیٹروجن وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔

جو شخص تمباکو نوشی نہیں کرتا مگر تمباکو نوشی کرنے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ ان زہریلے مواد کو غیر ارادی طور پر ناک کے ذریعے اپنے جسم میں پہنچا لیتا ہے۔ (اور یہ زہریلے مادے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ انہیں اس بات سے کیا غرض کہ کس نے ہمیں ارادۃً اپنے پیٹ وخون میں داخل کیا ہے اور کس نے غیر ارادی طور پر)

اسی حقیقت کے پیش نظر کینیڈا میں ہر اس شخص کو ایک سو ڈالر جرمانے کی سزا دی جاتی ہے جو شارع عام پر سگریٹ سلگائے۔ اور یہ اس لئے کہ سڑکیں ایسے مباح مقامات نہیں کہ ان پر چلتا ہوا شخص جو جی آئے کرتا پھرے بلکہ جو شخص برلب سڑک سگریٹ سلگاتا ہے وہ اپنے آپ کو تو نقصان پہنچاتا ہی ہے، مگر ساتھ ہی دوسروں کے لئے بھی ضرر کا باعث بنتا ہے کہ وہ فضا کو دھویں سے ملوث کرتا ہے جس سے سگریٹ نوشی نہ کرنے والے بھی نہیں بچ سکتے۔" (۷۱)

(۷۱) بحوالہ التدخين في ضوء علم الحديث ۴۹ – ۵۰ وانظر مجلہ الدعوۃ، شمارہ ۹۸۲ – ۱۱ مارچ ۱۹۸۵ء الریاض

اندازہ فرمائیں کہ سرعام تمباکو نوشی کرنے والوں سے قطع نظر ایک گھر میں تمباکو نوشی کرنے والے لوگ نادانستہ اپنے بچوں، بیویوں اور دوسرے اعزاء اقارب کے لئے کیا کیا زیادتیاں مسلسل کرتے جاتے ہیں کبھی کسی نے اس طرف توجہ دی؟

کہ صاحبو!

اپنی (اور بچوں کی) صحت ہی تو رأس المال ہوتی ہے اسے دھویں کی نظر کیوں کیا جائے؟

اپنے مال کو آگ لگانے والا اگر پاگل ہوتا ہے تو اپنے مال صحت اور عمر کو جلانے والا کون ہوا؟

ہم مال چرانے والے چور سے تو دروازے بند کر رکھتے ہیں؟ مگر سب سے قیمتی چیز صحت کو چرانے والے تمباکو اور اس کے دھویں کے لئے اپنا منہ کیوں کھول دیتے ہیں؟

بھئی شراب اگر ام الخبائث ہے تو تمباکو نوشی ابوالامراض ہے

گویا تمباکو نوشی کا ہر کش اس شخص کو ایک قدم قبر کی طرف دھکیل رہا ہے۔

حفظنا الله منه

نفسیاتی واجتماعی اضرار

تمباکونوشی وتمباکوخوری طبی نقصانات کی طرح ہی نفسیاتی واجتماعی اوراقتصادی و مالی اعتبار سے بھی بہت سخت نقصان دہ چیز ہے۔ چنانچہ ماہرین نے ثابت کیا ہے کہ تمباکو کا استعمال انسان کے فہم وفراست اور عقل وذکاوت کو بھی دیمک کی طرح چاٹتا رہتا ہے اور کند ذہن بنانے کا سبب بنتا ہے۔

مسٹر ایڈیسن کا کہنا ہے۔ کہ سگریٹ نوشی اعصاب کے مراکز اور دماغ کے خلیوں پر بڑا خطرناک اثر ڈالتا ہے۔ اور یہ عادت نوجوانوں میں علمی وادبی معیار کو گرا دیتی ہے اوران میں جرائم کے ارتکاب کا میلان پیدا کرتی ہے۔

جامعہ کولمبیا کے ڈاکٹر بجون نے کہا ہے کہ تمباکونوشی سے دماغی خواص کے انعدام کی وجہ سے اس کے عادی لوگوں میں اخلاقی ذمہ داریوں کا شعور کم سے کم تر ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ جھوٹ، نفاق اور چوری جیسی عادات میں گرفتار ہوتا جاتا ہے۔ (۷۲)

عقل وذکاوت پر تمباکونوشی کا صحیح اندازہ ان رپورٹس سے بھی کیا جاسکتا ہے جن میں سے ایک بعض امریکی ماہرین کی تیار کردہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ تیئس (۲۳) طالب علموں کو تعلیمی اداروں سے کند ذہن ہونے کی وجہ سے خارج کردیا گیا جن میں اکیس (۲۱) سگریٹ نوشی کرنے والے تھے۔ اور صرف دو طالبعلم تھے جو طبعی طور پر ایسے

(۷۲) الدخینة ص ۵۸-۵۹ ، بحواله الحوار المبین ۱۰۲-۱۰۳

تھے جبکہ ان میں سے کلارک کے سروے کے مطابق ممتاز حیثیت سے پاس ہونے والوں میں سے کل ۱۸ء۳ فیصد ایسے طالب علم تھے جو سگریٹ نوشی کے عادی تھے اوران کے مقابلہ میں ۶۸ء۵ فیصد وہ طالب علم تھے جو سگریٹ نوشی نہیں کرتے تھے۔ (۷۳)

ایسے ہی امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض کی طرف سے شائع کردہ کتاب "اضرار المسکرات و المخدرات" میں مذکور ہے۔ کہ تمباکونوشی انسانی مزاج کو قلق واضطراب میں مبتلا کرتی ہے اوران لوگوں میں عصبیت وچڑچڑاپن اور دوسرے پر تسلط جگانے اور رعب جماتے رہنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے۔ (۷۴)

(۷۳) التدخین فی ضوء : ۶۷

(۷۴) اضرار المسکرات و المخدرات : ۴۹ و انظر موقف الاسلام ۱۹۷

اقتصادی و مالی اضرار

تمباکو نوشی کے مالی اضرار و نقصانات اور اقتصادیات پر اس کے اثر کا اندازہ لگانا ہو تو صرف اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ متوسط درجے کی تمباکو نوشی کرنے والا شخص روزانہ ایک پیکٹ پھونک دیتا ہے اور اگر اس کا روزانہ کا دو درہم خرچہ شمار کر لیا جائے تو ایک ماہ میں ساٹھ درہم اور ایک سال میں ۷۲۰ درہم ایسے گئے جو دینی و دنیاوی کسی بھی کام میں نہ آئے بلکہ اس مالی نقصان کے ساتھ ساتھ طبی نقصان کا باعث بھی بن گئے اور یہ انتہائی متوسط درجے کا تخمینہ ہے جبکہ بعض لوگ تو سالانہ دو دو ہزار درہم تمباکو نوشی پر صرف کر دیتے ہیں۔

جو پاک و ہند کے دس بارہ ہزار روپے سالانہ بنتے ہیں۔ اس تخمینہ میں وہ اخراجات شامل نہیں جو خوبصورت ڈیزائنوں کے ایش ٹرے اور لائٹرز خریدنے پر اٹھتے ہیں اور پھر دانتوں سے تمباکو نوشی کے اثرات دور کرنے والی کریموں اور پیسٹوں پر اخراجات الگ ہیں۔

اس طرح تمباکو نوشی کرنیوالے لوگ اپنی عمر میں لاکھوں روپے جلا دیتے ہیں اور یہ ایک شخص کے تمباکو نوشی کے اخراجات ہیں۔ انہیں ذرا کسی ملک کے عوام کی تعداد کے حساب سے دیکھیں کہ ''مبلغ'' کتنا ہوش ربا بن جاتا ہے اور اگر سگریٹ نوشی کرنے والوں کی بے احتیاطی سے رونما ہونے والی آتش زنی کے نقصانات کو بھی جمع کیا جائے کہ فلاں کارخانے میں جلتے ہوئے سگریٹ کا آخری ٹکڑا گرانے سے آگ لگ گئی فلاں گودام جل گیا فلاں گھر میں آگ لگ گئی، دکان جل گئی یہ جل گیا وہ جل گیا۔

ان خسائر کو بھی تو تمباکو نوشی کرنے والوں کے کھاتے میں ڈالنا پڑے گا۔ پھر تمباکو کے نتیجہ میں پھیلنے والی بیماریوں اور ان کے علاج معالجہ پر جو اخراجات اٹھتے ہیں، ان سب کو بھی سامنے رکھیں لیکن ان سب کا تو حساب لگانا بھی ناممکن ہے۔

فطرت سلیمہ کا فیصلہ

ان سب امور سے قطع نظر تمباکو کے استعمال کو تو فطرت سلیمہ بھی روا نہیں کہتی۔ حتی کہ اس کا استعمال کرنے والے لوگ بھی اگرچہ زبان سے نہ سہی مگر اپنے فعل سے اسے بُرا قرار دیتے ہیں۔ مثلاً کوئی کتنا بھی عادی کیوں نہ ہو، مسجد حرام، مسجد نبوی، حتی کہ دنیا کی کسی بھی مسجد میں بیٹھ کر اس کا استعمال نہیں کرتا۔ محض اس لئے کہ مساجد اللہ کے گھر اور شرف و عظمت والے مقامات ہوتے ہیں اور یہ چیز اچھی نہیں ہے۔ بلکہ فطرت سلیمہ نے تمباکو کا جو مقام متعین کیا ہے وہ اس کے استعمال کرنے والوں کے اپنے فعل سے واضح ہے۔ کہ سگریٹ، بیڑی پینے اور نسوار کھانے والے لوگ جب مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو سگریٹ، بیڑی کے پیکٹ اور نسوار کی ڈبیا جوتے میں ڈال جاتے ہیں۔ جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تمباکو کا حقیقی مقام ''جوتے'' ہی ہیں۔

اور پھر عموماً دیکھا گیا ہے کہ تمباکو کا استعمال کرنے والے لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ان کے بچے بھی اس کے عادی ہوں۔ بلکہ انہیں اس فعل پر ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے جبکہ دوسری جائز و مباح اشیاء کے استعمال پر ایسا نہیں ہوتا۔ مثلاً بچہ سیب کھا رہا ہے جس کی قیمت ایک درہم یا پانچ چھ روپے بنتی ہے اس پر اس کا باپ اسے منع نہیں کرے گا۔ مگر جب اس کے ہاتھ میں جلتا ہوا سگریٹ یا بیڑی دیکھے گا تو اسے مارنے کے لئے دوڑے گا۔ آخر کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ جائز و حلال اور مفید ہے۔ جبکہ یہ ناجائز و ممنوع اور نقصان دہ ہے۔ یہ بھی فطرت سلیمہ کی گواہی ہے۔ (۷۵)

---

(۷۵) موقف الاسلام : ۱۹۸ - ۱۹۹

مباح کہنے والوں کی آراء پر نظر ثانی

اب آپ ہماری ذکر کردہ تفصیلات کو نگاہ میں رکھ کر تمبا کو کے استعمال کو مباح کہنے والوں کی رائے پر غور کریں تو اس کا وزن یقیناً خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی طرف ہم مختصر اشارہ بھی کر آئے ہیں۔ اور سابقہ تفصیلات سامنے آجانے کے بعد ان کے دلائل کا جائزہ یوں سمجھنا اب اور بھی آسان ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب آیئے! ان کے اقوال پر نظر ثانی کر لیں۔

① شیخ عبدالغنی نابلسی نے جو کہا ہے کہ تمبا کو ان چیزوں میں سے ہے جن کے بارے میں رسول اللہ نے سکوت فرمایا ہے۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ بات علی الاطلاق صحیح نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے تمبا کو کا نام تو واقعی نہیں لیا۔ کیونکہ عالم اسلامی، عالم عرب حتی کہ مفتوحہ علاقوں میں بھی یہ اس وقت تک پایا نہیں جاتا تھا۔ اور آپ ﷺ کی ہمہ گیر تعلیمات میں نام نہ ہی سہی مگر وصف سے تو اس کی ممانعت موجود ہے۔ جیسا کہ ابوداؤد و مسند احمد کی حدیث، علماءِ مذاہب کی تصریحات کے دوران بار بار گزری ہے۔ جس میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ

"نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔"

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے ایک قاعدہ کلیہ وضع فرما دیا جو جس چیز پر فٹ آجائے وہ ممنوع ہو جاتی ہے، اس کا نام چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو۔

پھر شریعت اسلامیہ کا اصول ہے، کہ اس نے نفس و مال اور عقل و دین ہر چیز کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور تمبا کو ان چاروں چیزوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ تو گویا

تمبا کو ان چیزوں میں سے نہ رہا جن کے بارے میں آپ ﷺ نے سکوت فرمایا ہے۔ لہٰذا اس اعتبار سے بات صاف ہو گئی۔

② اب رہا شیخ علی احمد جهوری کا یہ کہنا کہ تمبا کو نوشی شروع کرنے والے کو جو فتور حاصل ہوتا ہے اس سے عقل تو زائل نہیں ہوتی۔

موصوف کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ اسے شروع کرنے والے، اور ایک عرصہ چھوڑ کر دوبارہ شروع کرنے والے کے مبتلا فتور ہونے میں کوئی شک نہیں رہا۔ جیسا کہ اہل علم اور ماہرین طب وصحت کے اقوال وتحقیقات اور تجربات ذکر کئے جا چکے ہیں۔ اور ان پر مستزاد، وہ واقعہ بھی ہے جسے شیخ محمد ابراہیم نے اپنے فتویٰ میں نقل کیا ہے۔

جس میں استاد مصطفیٰ الحامی خود کو پیش آنے والا واقعہ آپ بیتی کے طور پر بتاتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

"میرے بعض دوستوں نے مجھے قسم دے دی کہ میں ان کے ساتھ سگریٹ پیوں، میں نے ایک کش ہی لگایا تھا کہ سوت کاتنے والے چرخے کی طرح زمین گھومتی نظر آنے لگی اور اگلے دن جا کر کہیں ہوش ٹھکانے لگے۔" (۷۶)

اور پھر یہ بات تو کسی بھی وقت اور کسی بھی غیر عادی شخص پر آزمائی جا سکتی ہے

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا

اب رہا معاملہ عادی ہو جانے والے کی عقل کے ضائع نہ ہونے کا، تو یہ اختلاف طبائع پر منحصر ہے جیسا کہ کسی کو ایک گھونٹ شراب بھی بے حال کر دیتی ہے

(۷۶) فتوی ۱۴: ۱۵

اور کسی کو پورا گلاس بھی نہیں گراتا مگر اس کے باوجود شراب کی غیر نشہ آور مقدار کو کوئی بھی حلال نہیں کہتا۔

③ انہی شیخ موصوف کا یہ کہنا اگر تسلیم کر بھی لیا جائے کہ یہ عقل کو زائل نہیں کرتا تو تب یہ بات درست ہے کہ تمباکو نشہ آور نہیں اور جب یہ نشہ و مستی نہیں لاتا تو جائز ہوا۔

یہ بات بھی موصوف کا تسامح ہے ورنہ ہم کثیر علماء و ماہرین طب کے اقوال ذکر کر چکے ہیں کہ یہ تمباکو اولاً عام لغوی معنی میں نشہ آور ہے۔اور یہ مستی نہیں لاتا تو اس سے اس کے نشہ آور ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ مستی لائے یا نہ لائے۔اور جب کچھ لوگوں کے لئے نشہ آور ہے اور عادی لوگوں کے لئے نہیں تو وہ کچھ لوگوں کی مقدار ہی اس کے حکم کے لئے کافی ہے۔اور پھر اگر علی وجہ التنزل یہ بھی مان لیا جائے کہ یہ نشہ آور نہیں ہے تو اس سے انکار ممکن ہی نہیں کہ یہ مخدر و مفتر ہے۔اور ارشادِ نبوی ﷺ کے رو سے مفتر بھی ممنوع ہے۔اور اس کے خطرناک اضرار اس پر مستزاد ہیں تو پھر جائز و مباح کیسے ہو سکتا ہے؟

④ شیخ محی الدین کردی کا ''منافع میں اباحت'' کے قاعدہ سے تمباکو کو مباح قرار دینا بھی ایک غیر مستقیم رائے ہے۔ کیونکہ اس قاعدے کا اطلاق صرف اس وقت درست ہے جب اضرار کی نسبت منافع کا پہلو راجح ہو۔جبکہ یہاں تو معاملہ ہی بالکل الٹ ہے۔اور طبی محقق و ماہرین نفسیات و اقتصادیات نے روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا ہے کہ اس کے معمولی مالی فائدوں کی نسبت اس کے طبی و اخلاقی ،نفسیاتی و اجتماعی اور اقتصادی و مالی نقصانات بہت ہی زیادہ ہیں۔

لہذا منافع میں اصل اباحت کا قاعدہ تمباکو پر کیسے فٹ کیا جا سکتا ہے۔اور حسن

ظن کا تقاضا یہ ہے کہ موصوف نے شاید یہ بات اس وقت کہی ہو۔جب کہ تمباکو کے اضرار ابھی ظاہر نہ ہوئے ہوں۔یا موصوف کو ان کی اطلاع نہ ہوئی ہو۔جبکہ ضرر رساں اشیاء میں اصل اباحت کے قاعدہ کو انہوں نے خود بھی تسلیم کیا ہے۔

⑤ شیخ کردی نے ہی یہ بھی جو کہا ہے کہ اسے مباح قرار دینے میں مسلمانوں کے لئے ایک قسم کا دفع حرج ہے کیونکہ اس میں بکثرت لوگ مبتلا ہو چکے ہیں۔اور ایسی حالت میں اس کی حلت کا فتویٰ ہی آسان ہے۔نبی رحمت ﷺ کو بھی جب دو چیزوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ آسان ہی کا انتخاب کرتے تھے۔

اگر موصوف کی دفع حرج والی اس رائے کو مطلقاً صحیح مان لیا جائے تو پھر بہت سی حرام اشیاء کو جائز و حلال قرار دینا پڑے گا۔مثلاً شرابی لوگوں کو شراب نوشی ترک کرنے میں حرج محسوس ہوتا ہے اور اسے مباح قرار دینے میں آسانی پاتے ہیں۔زانیوں کو ترکِ زنا میں حرج نظر آتا ہے اور اگر ان کے لئے کوئی شخص اس فعل کو مباح قرار دے دے تو اس میں ان کے لئے آسانی ہے۔

اور تارکین نماز کو نماز کی ادائیگی میں حرج نظر آتا ہے اور ترک نماز میں آسانی۔

تو کیا ہم ایسے حرج کو دفع کرنے کے لئے محرمات کو مباح اور ترکِ واجبات کو جائز قرار دینے لگ جائیں گے؟ ہرگز نہیں!

⑥ اب رہا نبی اکرم ﷺ کا دو میں سے آسان کو اختیار فرمانا۔تو وہ اس شرط کے ساتھ ہوتا تھا کہ اس میں کوئی گناہ و ضرر نہ ہو جیسا کہ نبی اکرم کا اسوہ حسنہ مسلمانوں کے سامنے ہے اور ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے دو میں سے کسی ایسے امر کو اختیار فرمایا ہو جس میں گناہ و ضرر ہو۔

جیسا کہ تمباکو میں ہے آپ ﷺ صرف وہی امر اختیار فرمایا کرتے تھے جس میں

رضائے الٰہی ہوتی تھی اور بھلا ہمیں کوئی بتلائے تو سہی کہ تمباکو نوشی میں کس کی رضا ہے؟ رحمان کی یا شیطان کی۔

اور پھر شارع حکیم نے محرمات سے اجتناب کے حکم میں یہ شرط تو نہیں لگائی کہ یہ صرف اس وقت ہو جب اس میں کوئی حرج نہ ہو بلکہ مطلق منع فرما دیا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَ مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ (۷۷)

"جس سے میں نے تمہیں روک دیا ہے اس سے رک جاؤ۔ اور جس کام کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اسے بقدر استطاعت بجا لاؤ۔"

امام ابن رجب رحمہ اللہ **جامع العلوم و الحکم** میں اس ارشاد کی شرح کے دوران لکھتے ہیں:

"موضوع میں تحقیق یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں کو کوئی ایسا کام کرنے کا حکم نہیں دیا جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔ بلکہ رحم و کرم کرتے ہوئے کئی مشقت والے امور ساقط فرما دیئے ہیں۔ البتہ جن کاموں سے منع کیا ہے وہاں کسی بھی عذر کی بناء پر یا لذت و شہوت کے داعیہ کے پیش نظر ان کے ارتکاب کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی بلکہ بالکلیہ ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور جن محرمات کو اضطرار و مجبوری کی شکل میں مباح کیا ہے وہ بھی صرف اس حد تک کہ جان بچ جائے۔ لذت و شہوت کی غرض سے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔" (۷۸)

(۷۷) بحوالہ جامع العلوم و الحکم لابن رجب، ص ۸۳، طبع دار المعرفہ، بیروت

(۷۸) جامع العلوم : ۹۱

⑦ شیخ کردی نے جو یہ کہا ہے کہ جن طبائع کے لئے مضر ہو ان کے لئے حرام ہے اور جن کے لئے مضر نہ ہو ان کے لئے مباح۔

یہ بات بھی موصوف کی تحقیقات جدیدہ سے عدم واقفیت پر مبنی ہے ورنہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ:

"یہ سب کے لئے یکساں مضر ہے اور کوئی بھی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ زہر بعض کے لئے تو کھانا مباح اور بعض کے لئے ممنوع۔ بالکل وہی مثال ہے تمباکو کی۔ کہ یہ بھی مدہم اثر زہر ہے اور اسے بطور علاج کیسے کھایا جا سکتا ہے۔" (۷۹)

اس تفصیل سے تمباکو کے استعمال کو مباح کہنے والوں کے دلائل کی قلعی کھل گئی ہے اور جو لوگ اسے محض مکروہ کہتے ہیں۔ اگر اس سے مراد مکروہ تحریمی ہو تو یہی صحیح تر رائے ہے۔ اگر مکروہ تنزیہی مراد لیتے ہوں تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ اس کے اضرار کی تفصیل نظر سے نہ گزرنے کی وجہ سے ایسا ہوا ہوگا۔ ہمیں یہی حسن ظن رکھنا چاہئے ورنہ وہ بھی اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ ہی دیتے۔

(۷۹) انظر موقف الاسلام : ۱۹۹۔ ۲۰۵

شراب تمباکو اور دیگر منشیات کی تجارت و کاشت اور حاصل شدہ مال کی شرعی حیثیت

ہم نے تمباکو کے بارے میں شرعی حکم، ان کے طبی و اخلاقی و روحانی و دینی اور اقتصادی و مالی اضرار و نقصانات، قرآن و سنت کی نصوص، آثار صحابہ و تابعین کی روشنی میں، ماہرین طب و اقتصادیات و اخلاقیات کی تحقیقات کے پیش نظر اور مختلف مسالک کے علماء کرام کی تصریحات و فتاویٰ نیز عقل صریح اور فطرت سلیمہ کی روشنی میں ذکر کیے ہیں۔ اس اعتبار سے تو یہ موضوع الحمدللہ کسی حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

آخر میں ہم اس موضوع سے گہرا تعلق رکھنے والی ایک آخری شق کا بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں وہ شق ہے منشیات و مخدرات اور مفترات کی تجارت و کاشت۔

سوالات:

① آیا تمباکو اور دیگر منشیات کی تجارت و خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟

③ اس تجارت سے حاصل ہونے والا مال حلال ہے یا حرام اور ناجائز؟

④ افیون کے حصول کے لئے پوست کے پودوں کی اور دیگر منشیات کے لئے حشیش و بھنگ اور تمباکو کے پودوں کی کاشت جائز ہے یا ممنوع؟

جوابات:

شراب:

① اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی تَحْرِیْمِ بَیْعِ الْخَمْرِ (۸۰)

''شراب کی بیع و شراء یعنی تجارت کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ نے شراب اور اس کے نچوڑنے، پینے، پلانے اور اٹھانے والے دس اشخاص پر لعنت فرمائی ہے۔
صحیحین و مسند احمد اور سنن اربعہ کی ایک اور حدیث میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرَ

''اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی بیع و تجارت کو حرام کیا ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

''شراب کی بیع کے حرام ہونے میں ہر نشہ آور چیز کی بیع کا حرام ہونا شامل ہے۔ وہ چیز سیال ہو یا جامد، کچا رس ہو یا پکایا ہوا۔'' (۸۱)

انہی احادیث کے پیش نظر اہل علم نے لکھا ہے۔ کہ شراب کی نقل و حمل کے لئے اور خرید و فروخت کے لئے گھر، دکان، گاڑی اور جہاز کو کرائے پر دینا بھی حرام ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جن دس اشخاص پر لعنت فرمائی ہے ان میں سے ہی ایک اٹھانے والا بھی ہے۔ وہ چاہے کسی بھی طریقہ سے اسے اٹھائے اور اس غرض کے لئے دکان یا مکان یا گاڑی کرائے پر دینا اس لئے بھی حرام کیا گیا ہے کہ سورہ مائدہ میں ارشادِ الٰہی ہے:

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۸۲)

(۸۰) الجامع الاحکام القرآن للقرطبی، جلد ۳، جزء ٦، ص ٢٨٦

(۸۱) زاد المعاد ٥/٧٤٧، بتحقیق الارنائووط

(۸۲) المائدہ : ٦

''بر اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ وعدوان کے کاموں میں کسی کام مت تعاون کرو۔''

اور جو شخص جان بوجھ کر اپنی دکان، مکان، یا گاڑی کرائے پر دیتا ہے وہ گناہ کے کام میں معاونت کرتا ہے۔(۸۳)

اور فتاویٰ ثنائیہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔(۸۴)

یاد رہے کہ شراب کے اڈوں اور ایسے ہوٹلوں میں کام کرنے والے بھی اس وعید ولعنت میں شامل ہیں اگر وہ تعاون کریں۔ اور یہی معاملہ ہوائی یا بحری جہازوں میں کام کرنے والے میزبانوں کا بھی ہے۔ وہ اس تعاون پر مجبور اور معذور نہیں سمجھے جائیں گے کیونکہ اس معاملے میں وہ مل کر انکار واحتجاج کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ ۱۹۷۶ء کے اواخر یا ۱۹۷۷ء کے اوائل میں اخبارات نے ایک خبر نشر کی تھی کہ مصر کے طیاروں کے پائلٹوں (کام کرنے والے ملازمین وافسران) کی یونین نے یہ قرارداد پاس کی تھی۔ کہ وہ کوئی ایسا طیارہ لے کر نہیں جائیں گے جس میں شراب ہو۔ اگر اس پر واقعی عمل بھی ہوا تو کتنی ایمان افروز خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے اسلامی ممالک کے ہوابازوں، ایسے ہوٹلوں کے ملازمین کو بھی اس کی توفیق سے نوازے۔ آمین(۸۵)

۲-دیگر مخدرات ومنشیات:

ان کی تجارت کے سلسلہ میں مصر کے ایک سابق مفتی شیخ عبدالمجید سلیم نے اپنے فتویٰ میں لکھا ہے:

(۸۳) الخمر و سائر المسکرات : ۹۵-۹۶

(۸۴) فتاویٰ ثنائیه ۲/۴۳۶ - ۴۳۷ بحواله فتاویٰ علمائے حدیث ۱۴/۹۶

(۸۵) بحواله الخمر ام الخبائث از حمد عبدالعزیز آل مبارك مشیر دینی امور شیخ زالد و رئیس القضاء الشرعی و الخمر و سائر المسکرات: ۱۴۲-۱۴۶

''نبی اکرم ﷺ سے شراب کی تجارت کے حرام ہونے کے بارے میں اکثر احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اور مخدرات ومنشیات پر بھی شراب کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہذا شراب کی تجارت کی ممانعت دیگر منشیات کی تجارت کی ممانعت کو بھی شامل ہے۔ ایسے ہی جن روایات میں تمام حرام اشیاء کی تجارت کی ممانعت آئی ہے وہ بھی منشیات کا کاروبار ممنوع ہونے کی دلیل ہے۔ اس طرح صاف واضح ہوگیا کہ تمام منشیات کی تجارت اور انہیں حصول منافع کے لئے ذریعۂ روزگار بنانا حرام ہے جبکہ اس میں گناہ پر تعاون کرنا بھی بلاشبہ پایا جاتا ہے۔''

اور سورہ مائدہ کی آیت دوم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

''کہ گناہ وزیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو۔''

اسی بناء پر انہی جمہور فقہاء کا قول برحق ہے جو شراب تیار کرنے والے کے ہاتھوں انگور کا رس بیچنے کو بھی حرام کہتے ہیں اور گناہ پر اعانت کی وجہ سے اس بیع کو ہی باطل قرار دیتے ہیں۔(۸۶)

(۸۶) فقه السنه ۲/۲۹۰، الخمر و سائر المسکرات ۱۴۲-۱۴۳

تمباکو کی خرید وفروخت

تمباکو کی خرید وفروخت کے بارے میں شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی اپنے رسالہ "حکم شرب الدخان" میں لکھتے ہیں:

اماالدخان شربه وتجارته و الاعانة علی ذالک فهو حرام لا یحل لمسلم تعاطیه شربا و استعمالاو اتجارا(۸۷)

"تمباکو پینا (یعنی تمباکو نوشی کرنا) اوراس کی تجارت کرنا یعنی خرید وفروخت کرنا۔ اوراس کی خرید وفروخت پر کسی کاتعاون کرنا یہ سب حرام ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے تمباکو کا استعمال تمباکو نوشی یا تجارت وخرید وفروخت کی صورت میں حلال نہیں ہے۔"

۳۔منشیات کی تجارت سے حاصل شدہ مال:

اب رہا معاملہ منشیات کی تجارت سے حاصل شدہ مال کا تو جب ان اشیاء کی تجارت حرام ہے۔ تب پھر قیمت بھی حرام ہوگی کیونکہ سورہ بقرہ میں ارشادِ الٰہی ہے:

وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

"تم آپس میں ایک دوسرے کے اموال کو باطل طریقے سے مت کھاؤ۔"

(یہی بات سورہ نساء، آیت ۲۹ میں بھی ہے)

اور باطل طریقے سے مال کھانا دوطرح سے ہوتا ہے۔ ایک غصب ونصب، چوری چکاری یا خیانت و دھوکہ کرکے، اور دوسرے قمار و جوابازی اور عقود محرمہ کے ذریعے مال حاصل کرکے کھانا۔ مثلاً سود، حرام اشیاء کی تجارت یا منشیات کا کاروبار۔ یہ

(۸۷) فتوی الشیخ محمد بن ابراهیم : ۲۶.

سب طریقے دوسرے کے مال کو حرام وباطل طریقے سے کھانے کے ہیں۔ کیونکہ حرام کی بیع ہی باطل ہے اگرچہ طرفین کی رضامندی سے ہی کیوں نہ ہو۔ اور حرام اشیاء کی قیمت کا کھانا بھی حرام ہے۔

جیسا کہ ابوداؤد و بیہقی اور ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا حَرَّمَ عَلٰى قَوْمٍ اَكْلَ شَىْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهٗ

"جب اللہ تعالی کسی قوم پر کوئی چیز حرام کرتے ہیں تو اس کی قیمت کو بھی حرام کردیتے ہیں۔" (۸۸)

زاد المعاد میں علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ جمہور فقہاء کے نزدیک شراب تیار کرنے والے کو انگور بیچ کر ان کی قیمت کھانا حرام ہے۔ ہاں اگر انگور کو عام کھانے والوں کے ہاتھوں بیچے تو پھر اسی کی قیمت حلال ہے۔ (۸۹)

جب منشیات کا کاروبار ناجائز اور اس کی تجارت سے حاصل شدہ مال حرام ہے تو پھر اس مال کو اگر نیک کاموں میں بھی صرف کیا جائے تو ثواب نہیں ہوگا۔ کیونکہ صحیح مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا (۹۰)

"اللہ پاک وطیب ہے اور صرف پاک وطیب چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔"

ایسے ہی مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص جب حرام طریقہ سے مال کما کر رکھتا

(۸۸) زاد المعاد ۵/۶ ٤ و صححه ابن القيم، و جامع العلوم والحكم : ۳۷۹

(۷۹) بحواله فقه السنة ۲/۳۹۲ (۹۰) بحواله مذكوره : ۳۹۳

اور اس سے خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور جب اس سے صدقہ کرتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا۔

اس موضوع کی احادیث وآثار کو امام ابن رجب نے جامع العلوم و الحکم میں جمع کردیا ہے حتی کہ ایک حدیث میں ہے:

''جو شخص حرام مال کما کر اس سے صدقہ کرتا ہے اسے اس کا اجر نہیں ملتا۔ بلکہ الٹا اس کا گناہ اس پر لاد دیا جاتا ہے۔''(۹۱)

۴- بھنگ وحشیش، تمباکو اور پوست کی کاشت:

سابق مفتی مصر شیخ عبدالمجید سلیم کے بقول بھنگ وحشیش اور پوست کی کاشت بھی متعدد وجوہات کی بناء پر حرام ہے۔ کیونکہ:

اولاً

تو اس کی حرمت پر ایک حدیث کی نص دلالت کرتی ہے۔ جو کہ ابوداؤد اور بعض دیگر کتب حدیث میں مذکور ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے:

إِنَّ مَنْ حَبَسَ الْعِنَبَ أَيَّامَ الْقِطَافِ حَتّٰى يَبِيْعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ خَمْرًا فَقَدْ تَقَحَّمَ النَّارَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ(۹۲)

''جس نے انگور اتارنے کے دنوں میں انہیں محض اس لئے روکے رکھا کہ شراب تیار کرنے والوں کو بیچوں گا وہ شخص نار جہنم میں جا گرا۔''

جب انگور جیسے پھل کو اس غرض سے روکنا اس قدر گناہ اور حرام ہے تو بھنگ و چرس اور پوست کے پودے کی کاشت حرام کیوں نہ ہوگی۔

(۹۱) فقہ السنہ ایضاً : ۳۹۳ (۹۲) فقہ السنہ ۲/۳۹۱

ثانیاً

اس غرض کے لئے ان اشیاء کی کاشت گناہ پر تعاون کرنے کے مترادف ہے جو کہ گناہ ہے۔

ثالثاً:

ان اشیاء کی کاشت اس بات کی دلیل ہے کہ کاشت کار لوگوں کے ان اشیاء کے استعمال کرنے پر راضی ہیں۔ جبکہ گناہ کے کام پر رضامند ہونا بھی گناہ ہے اور جو شخص ایسی اشیاء کو کم از کم دل سے بھی برا نہ سمجھے ایسے شخص کے بارے میں صحیح مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لَيْسَ عِنْدَهُ مِنَ الْإِيْمَانِ خَرْدَلٌ (۹۳)

''اس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی نہیں۔''

رابعاً

جب کسی اسلامی حکومت کے قانون میں ان اشیاء کی کاشت سے روکا گیا ہو تو بھی اس کی تعمیل ضروری ہے۔ کیونکہ اولی الامر کی اطاعت اگر اللہ ورسول کی معصیت کا حکم نہ ہو تو بالاتفاق واجب ہے جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے باب اطاعت الامراء میں مذکور حدیث مسلم کی شرح میں ذکر کیا ہے۔ اس اعتبار سے بھی بھنگ، چرس اور پوست کی کاشت بغرض منشیات حرام ہے۔ (۹۴)

اور بھنگ، چرس، حشیش اور پوست کی کاشت کی طرح ہی تمباکو کی کاشت بھی ہے۔ اللہ تعالی اس شجرہ خبیثہ کی کاشت، خرید وفروخت اور اس کے استعمال سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۹۳) حوالہ مذکور (۹۴) فقہ السنہ ۲/۳۹۱

چند دیگر منشیات

ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو، پینے والی ہو یا کھانے والی ہو، سونگھی جاتی ہو یا ٹیکے کے ذریعے جسم میں داخل کی جاتی ہو۔ اس کی ہر قلیل وکثیر مقدار حرام ہے۔ خواہ وہ عہد جاہلیت میں پائی جاتی ہو یا عہد نبوت میں اس کا ذکر ملتا ہو یا بعد کی ایجاد ہو۔

ہم مختصر انداز سے بعض ایسی اشیاء کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ جو نشہ آور اور حرام ہیں۔ لیکن ان پر شرعی حد یا سزا کے بجائے فقہائے اسلام میں سے بعض نے تعزیر لگائی ہے۔ اور بعض نے حد کا حکم ہی نافذ کیا ہے۔

① حشیش:

ان میں سے سب سے پہلی چیز حشیش ہے۔ جس کا پودہ یونان، مقدونیا، بلاد ترک وشام اور دوسرے گرم علاقوں میں بویا اور اگایا جاتا ہے۔ جمہور علماء اس کے نشہ آور اور حرام ہونے کی رائے رکھتے ہیں۔ جبکہ بعض کے نزدیک یہ نشہ آور نہیں۔ اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ علماء سلف کے زمانہ میں پائی ہی نہیں جاتی تھی۔ بلکہ بعد کی پیداوار ہے۔ لہٰذا ان کی طرف سے اس کے بارے میں کوئی رائے نہیں ملتی۔ کہ یہ کب کی پیداوار ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اپنے **مجموع الفتاویٰ** میں لکھا ہے کہ:

"یہ سب سے پہلے مسلمانوں میں اس وقت ظاہر و رائج ہوئی جب چھٹی صدی کے اواخر اور ساتویں صدی کے شروع میں تاتاریوں کی حکومت کا ظہور ہوا۔ چنگیز خاں کی تلوار اور حشیش کی ابتداء کا ایک ہی زمانہ ہے۔ بلکہ یوں کہیں کہ جب لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ممنوع کردہ

احکام کی خلاف ورزی عام شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے چنگیز خاں جیسا شخص ان پر مسلط کر دیا۔" (۹۵)

یہ حشیش بڑی منکرات میں سے ہے۔ اور بعض وجوہات کی بناء پر یہ شراب سے بھی بدترین ہے۔ اس کے نشہ آور ہونے کے علاوہ یہ آدمی میں ہیجڑا پن اور دیوثی و بے غیرتی کا بیج بوتی ہے۔ مزاج کو بگاڑ دیتی ہے۔ یہ بسیار خوری کا موجب بنتی ہے۔ اور کئی لوگ اس کے استعمال کے نتیجہ میں مجنون و دیوانے ہو گئے ہیں۔

اور فقہاء نے کہا ہے کہ اس کا استعمال کرنے والے کو بھی شرابی کی طرح ہی حد لگائی جائے گی۔

اور اس کے نجس ہونے میں ایک طرح کا اختلاف ہے۔ بعض اسے نجس اور بعض نے غیر نجس کہا ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ تر حالت میں نجس ہے اور خشک حالت میں غیر نجس ہے۔ اور شیخ الاسلام نے یہ آراء ذکر کرنے کے بعد فیصلہ کن انداز میں لکھا ہے کہ:

"یہ رطب و یابس یعنی خشک و تر ہر حالت میں ہی نجس ہے۔"

اور آگے دلائل کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا ہے۔ اور ایک سوال پر فتویٰ دیتے ہوئے لکھا ہے:

"اس کی نشہ آور مقدار بالاتفاق حرام ہے۔ اور جو اسے حلال سمجھے، اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اور وہ توبہ کر لے تو فبہا، ورنہ اسے مرتد سمجھتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔" (۹۶)

---

(۹۵) مجموعہ الفتاویٰ ۲۱۱،۲۰۵/۳۴

(۹۶) فتاویٰ ابن تیمیہؒ ۲۱٤،۱۹۷/۳٤

اور شیخ الاسلام موصوف نے اسی سے ملتی جلتی رائے اسلامی حکومت کے موضوع پر اپنی کتاب "السياسة الشرعية فى اصلاح الراعى والرعية" میں بھی ذکر کی ہے۔(۹۷)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ نے بھی حشیش کو "خمر" میں شامل قرار دیا ہے۔(۹۸)

علامہ ذہبی رحمہ اللہ علیہ نے کبیرہ گناہوں کے موضوع پر اپنی کتاب "الکبائر" میں لکھا ہے کہ:

"نبی اکرم ﷺ کے ارشاد "کل مسکر خمر" کہ ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔ اس میں حشیش بھی داخل ہے۔ یہ بھی شراب کی طرح حرام ہے۔ اور اس کے استعمال کرنے والے کو بھی شراب نوشی کرنے والے کی طرح ہی حد لگائی جائے گی۔"

اور انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

"حشیش انسان میں ہیجڑاپن اور بے غیرتی کا بیج بوتی ہے۔ اور عقل و مزاج میں بگاڑ کا موجب بنتی ہے۔"

اور بعض علماء نے اس پر حد کی بجائے تعزیر کی رائے دی ہے۔ کیونکہ علماء مقدمین میں سے اس کے بارے میں کسی سے کوئی رائے نہیں ملتی۔ (جب کہ علماء سلف سے اس کے بارے میں کوئی رائے یا کلام نہ ملنے کا سبب شیخ الاسلام کے فتاویٰ کے حوالہ سے ہم ذکر کر آئے ہیں کہ یہ چھٹی صدی کے اواخر اور ساتویں صدی کے اوائل میں تاتاریوں کے زمانے کی پیداوار ہے) اور یہی بات علامہ موصوف نے بھی کہی ہے۔ اور خود علامہ ذہبیؒ نے اس کے مفاسد و مضرات کی بناء پر دلائل ذکر کر کے اس

(۹۷) السياسة الشرعية فى الاصلاح الراعى و الرعية ۱۷،۱۶ طبع دار الكاتب العربى۔

(۹۸) زاد المعاد ۱۱۵،۱۱۴/۳/۲ طبع قديم۔

کے حرام ہونے اور اس پر حد لگانے کی رائے ہی اختیار کی ہے۔(۹۹)

اور اس کے نجس یا طاہر ہونے کے بارے میں علامہ ذہبیؒ نے بھی تینوں آراء ذکر کر کے اس کے خشک و تر ہر حالت میں نجس ہونے کو ہی صحیح تر قرار دیا ہے۔ (۱۰۰)

اور فرمایا:

قل لمن يا كل الحشيشه جهلا   عشت فى اكلها باقبح عيشة

"جو شخص جہالت میں حشیش کا استعمال کرتا ہے۔ اسے کہہ دو کہ تم انتہائی بدترین زندگی گزار رہے ہو۔"

قيمة المرء جوهر فلما ذا   يا اخا الجهل بعته بحشيشة

"انسان کی قیمت تو اس کے جوہر (انسانیت عقل) سے ہے تو پھر اے ناداں! تم نے اس جوہر کو اس حشیش کے بدلے کیوں بیچ دیا۔ (عقل انسانیت کا جنازہ کیوں نکال دیا) (۱۰۱)

امام نووی رحمہ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ علیہ بھی اس کے حرام ہونے کی رائے ہی رکھتے ہیں۔ چنانچہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ ارشاد نبوی ہے:

(کل مسکر حرام)   "ہر نشہ آور چیز حرام ہے"

اس کی رو سے ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ چاہے شراب کی طرح سیال و مائع نہ بھی ہو۔ اور اس میں حشیش بھی داخل ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ علیہ سے فتح الباری میں ہی نقل کیا ہے۔ کہ انہوں نے اسے بالجزم نشہ آور قرار دیا ہے۔ اور آگے جن لوگوں نے اسے مسکر کے بجائے مخدر کہا ہے۔ ان کی تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ:

(۹۹) الکبائر للذهبی ۹۵،۹۳   (۱۰۰) الکبائر للذهبی ۹۵

(۱۰۱) الکبائر للذهبی ۹۵

"یہ بھی طرب اور نشہ و مستی پیدا کرتی ہے۔اور اگر اسے غیر نشہ آور بھی مان لیا جائے۔تب بھی اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ مفتر ہے (یعنی جسم میں فتور کا سبب بنتی ہے۔جس سے بدن سست وڈھیلا پڑ جاتا ہے) کذا فی معالم السنن خطابی و المنجد۔اور ہر مفتر چیز بھی حرام ہے۔

کیونکہ سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے:

(نهیٰ رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر) (۱۰۲)

"نبی اکرم ﷺ نے ہر مسکر و مفتر سے منع فرمایا ہے"

وقال بعض الحنفية ان من قال يحل الحشيشة زنديق مبتدع (۱۰۳)

"احناف کے بعض علماء کا کہنا ہے کہ جو شخص حشیش کو حلال کہے وہ زندیق وبدعتی ہے۔"

ایسے ہی **مرقاة الصعود ، سبل السلام شرح بلوغ المرام ، الزواجر للهيثمي ، معالم السنن شرح ابی داؤد ، عون المعبود شرح ابی داؤد ، شرح السنن ابن ارسلان ، الجوزه للعلامه ابن دقيق العيد** میں حشیش کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اور درمختار میں بھی لکھا ہے کہ:

"بھنگ و حشیش اور افیون حرام ہیں، کیونکہ یہ عقل کو فاسد کر دیتی ہیں۔"

اور ابن بیطارؒ نے لکھا ہے کہ:

---

(۱۰۲) فتح الباری بحواله موقف الاسلام ۱۳۷

(۱۰۳) فقه السنه ۳۸۶/۲

"بعض علماء نے حشیش کے دینی و دنیوی اعتبار سے ایک سو بیس (120) نقصانات شمار کئے ہیں۔" (۱۰۴)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حشیش و بھنگ اور چرس کے نام سے استعمال کی جانے والی چیز نشہ آور و حرام ہے۔اور اکثر علماء کے صحیح تر قول کے مطابق اس کے استعمال کرنے والے کو بھی شراب نوشی کی حد لگائی جائے گی۔

② کوکین:

حشیش سے ملتی جلتی ہی ایک چیز کوکین بھی ہے۔جو جنوبی امریکہ میں پائے جانے والے ایک درخت سے حاصل کی جاتی ہے۔اس کا استعمال جسم کو کمزور اور عقل کو ضعیف کر دیتا ہے۔یہ جنون و پاگل پن کا سبب بنتی ہے۔اس کا عادی متفکر و پریشان رہنے لگتا ہے۔اور لقمہ حلال کمانے سے قاصر ہو جاتا ہے۔اور جرائم پیشہ بن جاتا ہے۔اور کبھی خودکشی بھی کر بیٹھتا ہے۔یہ ناک کے ذریعے بھی چڑھائی جاتی ہے۔اور ٹیکے کے ذریعے بھی جلد کے نیچے داخل کی جاتی ہے۔

③ مارفین:

ایسی ہی ایک چیز مارفین ہے۔یہ اپریشن کرنے سے پہلے مریض کو بے ہوش کرنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔اور بطور نشہ بھی۔

علی فکری اپنی کتاب "**الا مراض الا جتماعية**" میں لکھتے ہیں:

"اس کا نقصان اور زہر ناکی بھی افیون سے کم نہیں یہ منہ میں خشکی، سخت پیاس، سر میں سخت درد، عام تھکاوٹ، جسم میں بوجھل پن، عدم حرکت، قلت احساس اور غنودگی طاری رہنے کا موجب بنتی ہے۔اور مارفین کے عادی کی

---

(۱۰۴) عون المعبود ۱۰/ ۱۲۷، ۱۲۹۔ الزواجر ۲/ ۱۵۹، ۱۶۰۔ سبل السلام ۲/۳/ ۳۵، ۳۶

حالت یہ ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ایک زندہ لاش رہ جاتا ہے۔ جس کی سانسیں تو چلتی ہیں مگر حرکت بالکل معمولی اور وہ بھی غیر منظم ہوتی ہے۔ جسم ٹھنڈا اور نبض کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اور بالآخر وہ پوری طرح ہی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے، اور اس زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔''

④ ہیروئن:

ایک چوتھی چیز ہیروئن ہے جو کہ سفید پوڈر کی شکل میں پایا جانے والا سم قاتل ہے۔ یہ مارفین سے ہی تیار کی جاتی ہے۔ اور افیون سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ یہ ناک میں بھی نسوار کی طرح چڑھائی جاتی ہے۔ اور ٹیکے کے ذریعے جلد کے نیچے یا باریک شریانوں میں داخل کی جاتی ہے۔ یہ عقل کے فتور و جمود، دماغی اضطراب، خوف و ہراس کے دائمی احساس کا موجب بنتی ہے۔ قوت تمیز و فیصلہ کو کمزور کر دیتی ہے۔ اور انسان میں جھوٹ، خیانت اور چوری جیسے جرائم کو جنم دیتی ہے۔ اور اس سے دیگر کئی جسمانی و روحانی امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

ان تینوں چیزوں یعنی کوکین، مارفین اور ہیروئن کے نقصانات کے پیش نظر اور نشہ آور ہونے کی شکل میں انہیں حرام قرار دیا گیا ہے۔

اور اگر اس میں کسی چیز کو نشہ آور نہ بھی مانا جائے تو اس کا مفتر ہونا تو یقینی ہے۔ کہ جسم کو فتور اور ڈھیلے پن میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور ایسی ہی چیز کو ابوداؤد اور مسند احمد کی حدیث کی رو سے حرام قرار دیا گیا ہے۔ جس میں حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ:

(نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر) (۱۰۵)

(۱۰۵) مختصر ابی داؤد مع معالم السنن خطابی و تهذيب ابن قيم ۲۶۹/۵۔
الفتح الربانی ۱۳۱/۱۷

فائدہ: اس حدیث کی سند کو شیخ البانی نے ضعیف کہا ہے۔ (تحقیق المشکوٰۃ ۱۰۸۳/۲)
البتہ حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ عراقی اور بعض دیگر محدثین نے اسے حسن درجہ کی حدیث قرار دیا ہے۔

''نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور اور جسم میں فتور و ڈھیلا پن پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔''

اس کے علاوہ ان کے طبی نقصانات، ان کے چوری کی عادت ڈالنے والی اشیاء ہونے اور دیگر غیر اخلاقی عادات کا موجب بننے کی وجہ سے بھی یہ حرام ہیں۔ اور پھر ان کے حرام ہونے کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے۔ کہ اسراف و تبذیر یا فضول خرچی تو مباح و حلال اشیاء میں بھی جائز نہیں بلکہ فضول خرچی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ اسراء میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ (۱۰۶)

''فضول خرچی مت کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

جب مباح و حلال اشیاء میں فضول خرچی کرنے والے شخص کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ تو جو ان ممنوع اشیاء میں مال خرچ کرے اس کا کیا انجام ہوگا۔
جب کہ صحیح بخاری و مسلم شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

(ان رجالا يتخوضون في مال الله بغير حق فلهم النار يوم القيامة) (۱۰۷)

''جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن وہ جہنمی ہوں گے۔''

(۱۰۶) سورۃ الاسراء ۲۷،۲۶

(۱۰۷) بخاری، ۲۹۵ طبع مؤسسة علوم القرآن عجمان

صحیح بخاری میں حدیث ہے۔ جس میں مال ضائع کرنے والے کو اللہ کے نا پسند فرمانے کا ذکر آیا ہے۔

(ان اللہ حرام علیکم عقوق الامهات .... واضاعة المال) (۱۰۸)

اور ان اشیاء کا استعمال میڈیکل رپورٹ کی رو سے مدہم رفتار زہر سے خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔ اور خودکشی صحاح وسنن میں مذکور احادیث رسول ﷺ کی رو سے حرام ہے۔ اور تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ قتل نفس کبیرہ گناہ ہے۔ اور خودکشی موجب جہنم ہے۔ لہٰذا جس چیز کا استعمال موت یعنی خودکشی کا باعث بنتا ہو اس کا استعمال کیوں حرام نہ ہوگا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوکین، مارفین اور ہیروئن جیسے تمام میٹھے زہر اپنے طبی، مالی اور جسمانی وروحانی نقصانات کی وجہ سے شرعاً وعقلاً حرام ہیں۔ اور جس چیز کا نشہ آور ہونا ثابت ہو جائے اس کے استعمال پر شرعی حد یعنی (۸۰ یا ۴۰) کوڑے بھی ہیں۔ اور جو چیز نشہ آور تو نہ ہو مگر مخدر و مفتر ہو اس کا پینا تو حرام ہے۔ مگر اس پر حد نہیں۔ بلکہ اس کے استعمال پر تعذیرا سزا ہے۔

ایک وضاحت:

یہاں ایک بات کی وضاحت بھی کر دیں کہ مخدرات ومفترات کی دو قسمیں ہیں۔ جن میں سے ایک قسم طبیعی اور دوسری مصنوعی، اور طبیعی مخدرات ومفترات میں سے بعض تو پودے ہیں اور بعض نباتات اور گھاسیں ہیں۔ جیسے خشخاش وپوست کا پودہ ہے۔ جس سے افیون حاصل کی جاتی ہے۔ اور پھر بھنگ وچرس وگانجھا کا پودہ ہے۔ جسے عموماً حشیش کہا جاتا ہے۔

(۱۰۸) بخاری ۲۲۷۷

⑤ قات

ایک اور پودہ قات ہے۔ یہ یمنی اور افریقی ممالک میں ہوتا ہے۔ اور اس کی نوعیت بھی وہی ہوتی ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں بھنگ کے پودے کی ہے۔

شیخ محمد سعید الشیبانی اور کتاب "اصلاح المجتمع" کے حوالہ سے شیخ احمد بن حجر آل بوطامی آف قطر نے قات کے مضرات میں سے مال و وقت اور صحت کی بربادی، نماز وغیرہ واجبات سے بے توجہی، دانتوں کی بیماری، بواسیر کی بیماری، کم خوری، وودی ٹپکنے کی بیماری، مادہ منویہ میں کمزوری، دائمی قبض، مرض گردہ اور جسم میں دبلا پن کے علاوہ ایک ضرر یہ گناہ ہے کہ قات کا عادی اپنی آل واولاد کو بھوکا پیاسا چھوڑ کر قات خرید نے نکل جاتا ہے۔

اور بسا اوقات اپنے کپڑے، سامان، حتی کہ مکان بھی قات کے حصول کے لئے بیچ دیتا ہے۔ اور پھر موصوف نے اپنے بیٹے جر کے حوالہ سے معدے، جگر اور دل کے امراض، ہائی بلڈ پریشر، شوگر اور جنون و دیوانگی جیسے امراض کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

جب کہ مخدرات ومفترات کی دوسری قسم مصنوعی اشیاء، جو کیمیائی طریقے سے نکالی اور تیار کی جاتی ہے۔ جیسے متعدد اقسام کے الکحل، کوکین و مارفین اور ہیروئن وغیرہ۔ یہ سبھی اشیاء حرام ہیں۔ (۱۰۹)

حشیش کا استعمال بطور ہتھیار:

بعض عیار اور مفسد عناصر اپنے مذموم ترین مقاصد وعزائم کی بجا آوری کے لئے نشہ آور اشیاء کا استعمال ہتھیار کے طور پر بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ حشیش کے بارے

(۱۰۹) موقف الاسلام من الخمر ۱۶۰، ۱۲۸۔
الخمر وسائر المسکرات ۱۴۷، ۱۵۴، ۱۶۷، ۱۷۵

میں پتہ چلتا ہے کہ اسلامی تاریخ میں حسن بن صباح نے نوجوانوں کو حشیش کا عادی بنا کر قاتلوں اور دہشت گردوں کا گروہ تیار کیا تھا۔ اور اس نے جو تباہی مچائی تھی وہ اسلامی تاریخ کے دردناک ترین ابواب میں سے ہے۔ یہ حشیش گروہ جس شاطرانہ اور خفیہ طریقے سے قتل و غارت گری کرتا تھا۔ اس نے ایسی شہرت حاصل کی کہ آج تک انگریزی زبان میں حشیشن (ASSASSIN) کا لفظ استعمال ہی قاتل کے معنوں میں ہوتا آرہا ہے۔

قلعہ الموت کے اس دہشت گرد حسن بن صباح نے کس طرح نوجوانوں کو اپنے دام میں پھنسایا تھا۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے ''خضر راہ'' میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔

ساحر الموت نے تجھ کو دیا برگ حشیش
اور تو نے اے بے خبر سمجھا اسے شاخ نبات

اور آج بھی یہ برگ حشیش قوموں کی سیاست اور مزاج میں دخیل ہے۔ کسی زمانہ میں چینی لوگ افیون خوری میں ضرب المثل تھے۔ اور ان کی گراں خوابی کی حکایتیں بیان ہوتی تھیں۔ لیکن آج چین نشہ آور اشیاء کے استعمال سے (کسی حد تک) نجات پا کر عالمی طاقت بن چکا ہے۔

جب کہ دوسری کئی عالمی طاقتیں، ہیروئن وغیرہ جیسی منشیات کے ہاتھوں اخلاقی میدان میں تو تباہ ہو ہی چکی تھیں۔ ایڈز جیسی مہلک بیماریوں نے وبائی صورت اختیار کر کے ساری دنیا میں انہیں اور بھی حقیر و ذلیل بنا دیا ہے۔

منشیات کا کاروبار اور انسانی پستی

نشہ آور اشیاء کا استعمال اور اس کا کاروبار انسان کو پستی کی کیسی انتہاء تک پہنچا سکتا ہے۔ اس کا اندازہ چند مختلف امور سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ جن میں سے جنگ ویتنام کے دوران اخبارات میں شائع ہونے والی ایک خبر بھی ہے۔

جس میں بتایا گیا تھا کہ ویت نام میں امریکی اسمگلروں کے ایک گروہ نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا۔ کہ جنگ میں ہلاک ہونے والے فوجیوں کی جو لاشیں امریکہ بھیجی جاتی تھیں۔ یہ گروہ ان لاشوں کے پیٹ چاک کر کے اندرونی اعضاء نکال کر ان کی جگہ نشہ آور اشیاء کے پیکٹ بھر دیتا تھا۔ تابوت میں بند جیالوں (یا قومی شہیدوں) کی یہ لاشیں جب امریکہ پہنچتی تھیں۔ تو وہاں دوسرا گروہ تدفین سے قبل پوسٹ مارٹم کی آڑ میں ان کو دوبارہ چیر کر نشہ آور اشیاء نکال لیتا تھا۔ اور اللہ جانے کب سے یہی مذموم کاروبار جاری تھا۔

اور اسلامک ریسرچ اکیڈمی دہلی (۴ جوگا بائی نئی دہلی ۲۵) کے مطابق کچھ عرصہ تھائی لینڈ میں بھی ایک ایسے گروہ کا پتہ چلا تھا۔ جو بچوں کو اغواء کر کے انہیں قتل کرتا تھا۔ اور پھر ان کی لاشوں میں نشہ آور اشیاء بھر کر اسمگلنگ کا کاروبار کرتا تھا۔ اندازہ فرمایئے کہ انسانی پستی اور خباثت و بہیمیت کی اس سے بدترین مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ (۱۱۰)

جب کہ اخلاقی و روحانی گراوٹ و پستی کا اندازہ اس خبر سے کیا جا سکتا ہے۔ جو پچھلے سال بڑی مشہور ہوئی تھی۔ کہ کسی شقی القلب اور بد بخت انسان نے قرآن کریم

---

(۱۱۰) عرض ناشر کتاب ''شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت و مضرات ص ۶، ۷'' اردو ترجمہ ''الخمر و سائر المسکرات'' مترجم مولانا خلیل احمد شمیم قطر۔

کے صفحات کو جلد کے اندر سے مربع یا مدور شکل میں کاٹ کر نکالا۔ اور اس جگہ نشہ آور چیز بھر کر اوپر غلاف چڑھایا تھا۔

اور پچھلے دنوں ہمارے اسلامی ملک پاکستان میں بھیانک نسلی ولسانی فسادات ہوئے۔ ان کی بنیاد بھی دراصل انہی منشیات کا کاروبار ہی تھا۔ کاروبار کرنے والے گروہ کو شبہ تھا کہ فلاں نسل وزبان کے لوگ ہمارے اس کاروبار میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ اس بدگمانی نے ہزاروں بے گناہوں کو خاک وخون میں تڑپا دیا، کروڑوں کی املاک تباہ ہوئیں، اور دونوں گروہوں کے درمیان نفرت اور خونی کشمکش کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔

ان تینوں چاروں واقعات سے نشہ آور اشیاء کی وحشت و سفاکی، تباہی و غارت گری اور اخلاقی وروحانی مضرت وقباحت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ابو عدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ ۔ الخبر

سعودی عرب

مصادر ومراجع

۱۔ القران الکریم

۲۔ صحیح بخاری

۳۔ صحیح مسلم

٤۔ صحیح سنن ابن ماجه

٥۔ صحیح سنن الترمذی، علامه البانی

٦۔ مختصر ابی دائود للمنذری مع معالم السنن خطابی

۷۔ صحیح الجامع الصغیر، للالبانی،

۸۔ سلسله الاحادیث الصحیحه للالبانی

۹۔ مسند احمد الشیبانی امام احمد

۱۰۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری لابن حجر عسقلانی

۱۱۔ عون المعبود شرح ابی داؤد، علامه عظیم آبادی

۱۲۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ علامه ابن حجر عسقلانی

۱۳۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، ابن حجر هیثمی۔ طبع بیروت

١٤۔ الخمر و سائر المسکرات، علامه احمد بن حجر ال بوطامی

١٥۔ اضرار المسکرات و المخدرات، عبدالله بن جار الله، طبع جامعة الامام، ریاض

١٦۔ التدخین فی ضوء علم الحدیث، پروفیسر ابراهیم الصبیعی، طبع کویت

۱۷۔ تهذیب الفروق والقواعد السنیه فی الاسرار الفقهیه، الشیخ عبد الغنی النابلسی

۱۸۔ نصب الرایة للزیلعی

۱۹۔ موقف الاسلام من الخمر، ڈاکٹر صالح المنصور

۲۰۔ الفتح الربانی، ترتیب و شرح مسند احمد الشیبانی، علامه احمد عبد الرحمن البناء

۲۱۔ فتوی فی حکم شرب الدخان، سماحه الشیخ محمد بن ابراهیم مفتی الدیار السعودیه، طبع دار الافتاء

۲۲۔ الدلائل الواضحات للتویجری

۲۳۔ الحوار المبین عن اضرار التدخین و التخزین ، الشیخ علی بن قاسم الفیفی

۲٤۔ دلیل الفالحین شرح ریاض الصالحین ،طبع بیروت

۲۵۔ فتاویٰ نذیریہ ، سید نذیر حسین محدث دہلوی

۲٦۔ فتاویٰ علمائے حدیث ، مولانا علی محمد سعیدی ، طبع پاکستان

۲۷۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ، طبع اردو بازار ، کراچی

۲۸۔ فتویٰ شیخ محمد بن ابراہیم

۲۹۔ مقدمہ حکم شرب الدخان للشیخ عبدالرحمن السعدی از محمد عبدالرزاق عفیفی

۳۰۔ جامع العلوم و الحکم لابن رجب ، ص ۸۳، طبع دار المعرفہ ، بیروت

۳۱۔ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی

۳۲۔ زاد المعاد ،علامہ ابن قیم ، بتحقیق الارناؤوط، طبع قطر

۳۳۔ فتاویٰ ثنائیہ ، شیخ الاسلام ثناء اللہ امر تسری

۳٤۔ الخمر ام الخبائث از حمد عبدالعزیز آل مبارك مشیر دینی امور شیخ زائد و رئیس القضاء

۳۵۔ الشرعی و الخمر و سائر المسکرات، احمد بن حجر آل بوطامی

۳٦۔ فقہ السنہ ، سید سابق

۳۷۔ فتاویٰ ابن تیمیہ

۳۸۔ السیاسۃ الشرعیۃ فی الاصلاح الراعی و الرعیۃ ،طبع دارالکاتب العربی

۳۹۔ الکبائر للذہبی ، بتحقیق عبدالرزاق حمزہ

٤۰۔ مختصر ابی داؤد مع معالم السنن خطابی

جرائد ومجلّات

۱۔ ماہنامہ "الفلاح" بھیکم پور ۔ انڈیا

۲۔ ماہنامہ "صراط مستقیم" برمنگھم برطانیہ

۳۔ ماہنامہ "منار الاسلام" ابو ظہبی شمارہ جمادی الثانی ۱٤۰۸

٤۔ ماہنامہ "الدعوہ" الریاض ، شمارہ ۹۸۲ بابت ۱۱ مارچ ۱۹۸۵